بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰ | آں مسیح و ور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۲ — ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۹ - اگست ۱۹۰۶ع — نمبر ۲

سلسلۃ الجدید جلد ۲ | سلسلۃ القدیم جلد ۵

رچہ گویم باتو گرآئی چہ قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہوگا للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ روپیہ

تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے اُنسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... مینیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دین آمد از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہمان جائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
آں ہمہ از بہر ما عقیدت است
منکر آں مستحق لعنت است
معجزات حق اندر راست
منکر آں مورد لعن خدا ست
معجزات رسل یقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر بیانش علم ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یکقدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب بیعت تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں ... تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ...

آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کرنیوالوں کے تعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - خدا کی تازہ وحی - ہفتہ قادیان
صفحہ ۳ - اشعار مدحیہ در شان امام الزمان سلمہ الرحمان ڈائری
صفحہ ۴ - مرتد ڈاکٹر
صفحہ ۵ و ۶ - درس قرآن شریف -
صفحہ ۷ - تجلی -
صفحہ ۸ - ۹ - ۱۰ - چودہری اللہ داد صاحب مرحوم
صفحہ ۱۱ - ڈاکٹر عبد الحکیم
صفحہ ۱۲ - بدخواتین - بلاد اسلامی
صفحہ ۱۳ - عام اخبار
صفحہ ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - اشتہارات

بدر مسیح
۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ اگست ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

یکم اگست ۱۹۰۶ء - دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے پھر الہام ہوا -

اِنّی اُحافظ کلّ من فی الدار

ترجمہ - میں حفاظت کرنیوالا ہوں اُن سب کی جو دار میں ہیں -

(۲) - اَرَدتُ اَن استخلف فخلقتُ آدم

ترجمہ - میں نے چاہا کہ خلیفہ بناوٴں پس میں نے آدم کو خلیفہ بنایا -

۵ - اگست ۱۹۰۶ء - دن کیوقت یکدفعہ نصف حصۂ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہو گیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی خیال گزرا کہ یہ فالج کی قسم نہ ہو تب دُعا کی گئی تو الہام ہوا -

(۱) ان اللّٰہ علی کل شیءٍ قدیر

(۲) ان اللّٰہ لا یخزی المومنین

ترجمہ - خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے اور خدا مومنوں کو رسوا نہیں کرتا -

اور ابھی صبح نہیں ہوئی تھی - کہ خارق عادت طور پر صحت کلّی ہو گئی -

فالحمد للّٰہ علےٰ ذالک -

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اس ہفتہ مین علیل رہی - مگر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت آرام ہے اس ہفتہ مین ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب و برادر محبوب عالم صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی و میاں نبی بخش صاحب و محمد علی اشرف صاحب لاہور سے و میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹ سے اور بعض دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمتمین حاضر ہوئے -

میر حامد شاہ صاحب - کتبہ سیالکوٹ سے لائے جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر نصب کیا جائے گا - اس پر حضرت مسیح موعود کی تصنیف کردہ نظم درج ہے -

مدرسہ تعلیم الاسلام ۴ - اگست ۱۹۰۶ء بروز شنبہ کھل گیا - مولوی شیر علی صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر عبد الرحیم صاحب وغیرہ دیگر استاد صاحبان اور اکثر طلبار جو ایام رخصت مین باہر گئے ہوئے تھے واپس آ گئے - بعض طلبار تا حال واپس نہیں آئے ان کے والدین کو چاہیئے کہ بہت جلد ان کو قادیان روانہ کر دین تاکہ ان کی تعلیم کے کام مین حرج نہ ہو - امتحان کے دن بہت قریب آرہے ہین -

مولوی احمد نور صاحب شاگرد مولوی عبد اللطیف صاحب اپنی شادی کی تقریب پر جہلم تشریف لے گئے ہین - شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مفتی فضل الرحمن صاحب مولوی احمد نور کے ساتھ گئے ہین -

---

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب بدر - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - مجلس ناظم التعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کل روپیہ بورڈنگ کے طلبار کا بجائے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس کے نام کے ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے نام آیا کرے اور ہیڈ ماسٹر یہ روپیہ حضرت مولوی نور الدین کے پاس جمع کرا دیا کرے اور حسب ضرورت مولوی صاحب موصوف سے روپے لے کر خرچ کیا جایا کرے - آپ از راہ مہربانی بذریعہ اخبار اس نئے انتظام سے مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلبار کے سرپرستوں کو مطلع کر دین تا وہ آئندہ ہیڈ ماسٹر کے نام روپیہ بھیجا کرین -

شیر علی - ہیڈ ماسٹر - عفی اللہ عنہ -

منصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

تحفۃ المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
اعلام الناس " " " ۳ر
سواء السبیل " " " ۱ر
کشف الالتباس - " " " ۱ر
ایقاظ النائمین - " " " ۸ر
موعظہ حسنہ - " " " ۲ر
صیانۃ الناس - " " " ۱ر
سر الشہادتین - " " " ۱ر
الفرقان - " " " ۲ر
قول الصیجالی - مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ۱ر
عاقبۃ المکذبین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۱ر
السر المکنون - مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب بہلوی ۵ر
رویا - " " " ۴ر
شہادت القرآن حصہ اول و دوم " " ۴ر
مجموعہ الوسواس حصہ اول و دوم - سواء السبیل حصہ اول مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی ۴ر
اعجاز احمد مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی و مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب بدر زاد عنایتکم
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ چند اشعار مین نے تصنیف کیے ہین امید کہ آپ کے اخبار صداقت آثار میں بعد اصلاح شائع فرما کر ممنون و مشکور فرمائین گے۔

اشعار مدحیہ در شان امام زمان سلمہ الرحمان

تاثیر کیا ہی میرزا تیرے سخن مین ہے
آب حیات تیرے ہی گویا دہن مین ہے
تشبیہ کس سے دُول دُرِ دندان کو تیرے
اب قدر ایک ذرہ نہ دُرِ عدن مین ہے
جو لوگ تیرے در پہ ہیں کہتے ہین راتدن
یہ کیسی جا ہے اس کی نہ لذت وطن میں ہے
ہندوستان کا رتبہ بڑہا تیرے فیض سے
اب اُس کو فخر سارے زمین و زمن مین ہی
حاضر ہین تیرے در پہ ہر اک فن کے استاد
اب قادیان کو ناز ہر اک علم و فن میں ہے
تیرا وجود راہ ہدایت کا ہے چراغ
نورِ نبی کا ظہور تیرے پاک تن میں ہے
وحدت کے باغ کا تو عجب ایک پہول ہے
مانند تیرے گل نہیں باغ و چمن مین ہے
کس طرح تجھ کو دیکھوں یہی فکر ہے مجھے
ہے زر نہ میرے پاس نہ طاقت بدن میں ہی
جو خاکپائے خادم مہدی ہے بایقین
اس کا بھی ذکر ہوتا ہر اک انجمن مین ہے

عریضہ نیاز
سید رسول بخش احمدی۔ المتخلص خاکپا۔ مدرس مدرسہ کیرنگ
ضلع پوری (اوڑیسہ)

دُعا مدد۔ برادرم محمد اکرم صاحب از جانگیریاں اپنے لڑکے غلام احمد کے واسطے صحت کے لئے دعا کی درخواست احباب احمدیہ کی خدمت مین کرتے ہین۔

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

نور الدین ۔ مصنفہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ جو بعد تصحیح دوبارہ امرتسر مین طبع ہوئی ہے۔ آریوں کے رد مین۔ قیمتہ
تفسیر سورہ جمعہ مصنفہ حضرت مولوی نور الدین صاحب ۴

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ میرے ساتھ عادت اللہ یہ ہے کہ جب میں کسی امر کے واسطے توجہ کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں تو اگر وہ توجہ اپنے کمال کو پہنچ جائے اور دُعا اپنے انتہائی نقطے کو حاصل کرلے۔ تب ضرور اس کے متعلق کچھ اطلاع دیجاتی ہے۔ اس مین شک نہین کہ جب انسان خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے تو اکثر خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی دُعا قبول کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ خدا تعالےٰ اپنی بات منواتا ہے۔ دو دوستوں کی آپس مین دوستی کے قائم رہنے کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ کبھی اس نے اُس کی بات مان لی اور کبھی اُس نے اِس کی بات مان لی ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیشہ ایک ہی دوسرے کی بات مانتا رہے اور وہ اپنی بات کبھی نہ منوائے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ ہمیشہ اس کی دعا قبول ہوتی رہے اور اسی کی خواہش پوری ہوتی رہے۔ وہ بڑی غلطی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے قرآن شریف میں دو آیتین نازل فرمائی ہیں۔ ایک میں فرمایا ہے۔ **ادعونی استجب لکم** ۔ تم دعا مانگو۔ میں تمہیں جواب دوں گا دوسری آیت مین فرمایا ہے۔ **ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع** ۔ الخ۔ یعنی ضرور ہے تمپر قسما قسم کے ابتلا پڑیں اور امتحان آئیں اور آزمائشین کی جاوین تاکہ تم انعام حاصل کرنیکے مستحق ٹھہرو۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ استقامت اختیار کرتے ہین خدا ان کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔ دعا کے بعد کامیابی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا مصلحت الٰہی کوئی دوسری صورت پیدا کردے ہر حال میں دعا کا جواب ضرور خدا تعالےٰ کی طرف سے مل جاتا ہے۔ ہمنے کبھی نہین دیکھا کہ دعا کے واسطے اس کی حد تک جو ضروری ہے تضرع کی جاوے اور پھر جواب نہ ملے۔

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوف الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہین سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام مین کروں گا تو یہ تلوار میرے سر مین لگے گی پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے۔ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دُکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے۔ تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالےٰ کی یہ سنت نہین کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے جب ۴ اپریل کا زلزلہ آیا۔ تو ہمارے عزیز محمد اسماعیل میڈیکل کالج مین پڑہتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تہا۔ جب زلزلہ آیا۔ تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گذر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے۔ تو پھر کہنے لگا۔ کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا۔ خدا تعالےٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہین۔ خدا تعالےٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہو گا جس سے لوگ جان لیں گے۔ کہ خدا موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات مین ایسے بڑہے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹانا چاہتے مگر خدا تعالےٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈالدیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جاسکتا ہے ہمارا بھروسہ تو صرف خدا پر ہے وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے۔ اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہین۔ خدا ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے جب تک کہ آسمان پر کچھ نہین ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔

فرمایا۔ طبیب کے واسطے بھی مناسب ہے۔ کہ اپنے بیمار کے واسطے دعا کیا کرے۔ کیونکہ سب ذرہ ذرہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے خدا تعالیٰ نے اس کو حرام نہین کیا کہ تم حیلہ کرو اس واسطے علاج کرنا اور اپنے ضروری کاموں میں تدابیر کرنا ضروری امر ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ مؤثر حقیقی خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اسی کے فضل سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ بیماری کیوقت چاہئے کہ انسان دوا بھی کرے اور دعا بھی کرے بعض وقت اللہ تعالیٰ مناسب حال دوائی بھی بذریعہ الہام یا خواب بتلا دیتا ہے اور اس طرح دعا کرنیوالا طبیب علم طب پر ایک بڑا احسان کرتا ہے کئی دفعہ اللہ تعالیٰ ہم کو بعض بیماریوں کے متعلق بذریعہ الہام کے علاج بتلا دیتا ہے یہ اس کا فضل ہے۔

یکم اگست ۱۹۰۶ء - حافظ محمد ابراہیم صاحب جن کی بیوی کل شام کو فوت ہو چکی ہے - حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے - حافظ صاحب کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ آپ پر اپنی بیوی کے مرنے کا بہت صدمہ ہوا ہے - اب آپ صبر کریں تاکہ آپ کے واسطے ثواب ہو - آپ نے اپنی بیوی کی خدمت بہت کی ہے باوجود اس معذوری کے کہ آپ نابینا ہیں آپ نے خدمت کا حق ادا کیا ہے - اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا اجر ہے - مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے - آخر ایک نہ ایک دن سب کے ساتھ یہی حال ہونیوالا ہے مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر مسکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں - ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے - جیسا کہ حضرت عیسےٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے

لعزر والا واقعہ ہم اس جگہ انجیل میں سے نقل کر دیتے ہیں اور وہ اس طرح سے ہے -

"ایک دولتمند تھا جو لال اور مہین کپڑے پہنتا اور روز روز شان و شوکت سے عیش کرتا تھا اور لعزر نام ایک غریب آدمی جو ناسور سے بھرا تھا - جسے اس کی ڈیوڑھی پر ڈال جاتے تھے اور وہ آرزو رکھتا تھا کہ ان ٹکڑوں سے جو دولتمند کی میز سے گرتے - تھے اپنا پیٹ بھرے بلکہ کتے آ کے اس کے گھاؤ چاٹتے تھے اور ایسا ہوا کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے لے لے جا کے ابراہام کی گود میں رکھا اور دولتمند بھی مُوا اور گاڑا گیا اس نے دوزخ کے درمیان عذاب میں ہو کے اپنی آنکھیں اٹھائیں اور ابراہام کو دور سے دیکھا اور اس کی گود میں لعزر کو - اور اس نے پکار کے کہا کہ اے باپ ابراہام مجھ پر رحم کر اور لعزر کو بھیج کہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے بھگو کے میری زبان ٹھنڈی کرے کیونکہ میں اس لَو میں تڑپتا ہوں - تب ابراہام نے کہا کہ اے بیٹے یاد رکھ کہ تو اپنی زندگی میں اپنی چیزیں لے چکا اور لعزر بری چیزیں - سو اب وہ تسلی پاتا ہے اور تو تڑپتا ہے اور ان سب کے سوا ہمارے تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا ٹھہرا گیا ہے - ایسا کہ جو یہاں سے تمہارے پاس جایا چاہیں نہ جا سکیں اور نہ وے لوگ جو وہاں ہیں - اس پار ہمارے پاس آ سکتے تب اس نے کہا پس اے باپ میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو اسے میرے باپ کے گھر بھیج - کیونکہ میرے پانچ بھائی ہیں - تاکہ ان پر گواہی دیں - ایسا نہ ہو کہ وے بھی اس عذاب کی جگہ میں آویں - ابراہام نے اسے کہا کہ ان کے پاس موسیٰ اور انبیاء ہیں چاہیئے کہ وے ان کی سنیں - اس نے کہا نہیں اے باپ ابراہام پر اگر کوئی مُردوں میں سے ان کے پاس جاوے وے توبہ کریں گے - اس نے اسے کہا کہ جب وے موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے - تو اگر مردوں میں سے کوئی اٹھے - تو اس کی نہ مانیں گے -"

نماز میں دعا نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا مانگنی چاہیئے کیوں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے پورا جوش پیدا ہوتا ہے - سورۂ فاتحہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے وہ اسی طرح عربی زبان میں پڑھنا چاہیئے اور قرآن شریف کا حصہ جو اس کے بعد پڑھا جاتا ہے وہ بھی عربی زبان میں ہی پڑھنا چاہیئے اور اس کے بعد مقررہ دعائیں اور تسبیح بھی اسی طرح عربی زبان میں پڑھنی چاہئیں - لیکن ان سب کا ترجمہ سیکھ لینا چاہیئے اور ان کے علاوہ پھر اپنی زبان میں دعائیں مانگنی چاہئیں تاکہ حضور دل پیدا ہو جاوے - کیوں کہ جس نماز میں حضور دل نہیں وہ نماز نہیں آج کل لوگوں کی عادت ہے کہ نماز تو ٹھونگے دار پڑھ لیتے ہیں جلدی جلدی نماز کو ادا کر لیتے ہیں جیسا کہ کوئی بیگار ہوتی ہے - پھر پیچھے سے لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کرتے ہیں یہ بدعت ہے - حدیث شریف میں کسی جگہ اس کا ذکر نہیں آیا کہ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پھر دعا کی جاوے - نادان لوگ نماز کو تو ٹیکس جانتے ہیں اور دعا کو اس سے علیحدہ کرتے ہیں نماز خود دعا ہے - دین و دنیا کے تمام مشکلات کے واسطے اور ہر ایک مصیبت کے وقت انسان کو نماز کے اندر دعائیں مانگنی چاہیئے - نماز کے اندر ہر موقعہ پر دعا کی جا سکتی ہے - رکوع میں بعد تسبیح - سجدہ میں بعد تسبیح - التحیات کے بعد - کھڑے ہو کر رکوع کے بعد - بہت دعائیں کرو تاکہ مالا مال ہو جاؤ چاہیئے کہ دعا کے واسطے روح پانی کی طرح بہ جاوے ایسی دعا دل کو پاک و صاف کر دیتی ہے - یہ دعا میسر آوے تو پھر خواہ انسان چار پہر تک دعا میں کھڑا رہے گناہوں کی گرفتاری سے بچنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعائیں مانگنی چاہئیں - دعا ایک علاج ہے - جس سے گناہ کی زہر دور ہو جاتی ہے - بعض نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اپنی زبان میں دعا مانگنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یہ غلط خیال ہے - ایسے لوگوں کی نماز تو خود ہی ٹوٹی ہوئی ہے -

مرتد ڈاکٹر

اخویم مولانا مولوی مفتی محمد صادق صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - متکلف خدمت ہوں کہ براہ مہربانی چند سطور درج اخبار صداقت آثار فرما کر مشکور فرما دیں -

ا - ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد پندرہ یوم سے بسی کے شفاخانہ میں مامور ہے - بسی میں آتے ہی اس نے بڑا شور و شر برپا کیا لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے - لوگوں کو اپنے رسالے دکھلائے اور زبانی اپنے عقائد بیان کئے اور مسجد میں امامت کرانے لگے جس کا نتیجہ یہ سنا گیا کہ -

لوگوں نے تقریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدیں وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر رسالت آن حضرت کے نجات مل سکتی ہے - جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا - مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ نہ کرنے دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے - جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے - عجیب عقائد ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں -

اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کو چاہیئے کہ وہ پورا زور لگا دیں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور اب تو آں حضرت سے انکاری ہیں اگر اب بھی تفاسیر فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے انکاری ہوں مگر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے فقط یہ کرتا ہوں ڈاکٹر صاحب کے ان عقائد پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے تفاسیر کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور اب چند وجوہات سے اپنے نئے عقیدہ نجات کو روزنامہ بدل رہے ہیں ناظرین غور فرماویں کہ یہ لیاقت اور قلمیت اور دیانت ڈاکٹر صاحب میں موجود ہو - تس پر ملہم ہونے کا دعویٰ اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیکچروں کا یہ اثر ہوا کہ جب سے قصبہ بسی میں ہیں - جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں بہت سے لوگ تحقیق کے درپے ہو گئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت علی نام مکرر بندوبست نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے - ڈاکٹر صاحب کے ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس تشہیر سے سلسلہ حقہ کی عمدہ تائید ہوئی ہے اور امید ہے کہ عنقریب بہت سی نیک روحیں جلد سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوں اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعویٰ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہو سکتا ہے - خاکسار قدرت اللہ - سنوری -

درس قرآن

سُوْرَۃُ الفلق

اس سورہ شریف کی تفسیر سے پہلے اس امر کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورہ کے شان نزول میں بعض مفسروں نے یہ بیان کیا ہے کہ کسی یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور اس قسم کے جادوگروں کے شر سے محفوظ رکھنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔

اس واقعہ کو اگر احادیث میں دیکھا جائے اول تو اس حدیث کا راوی صرف ایک شخص ہے یعنی ہشام حالانکہ اتنے بڑے واقعہ کے واسطے ضروری تھا کہ کوئی اور صاحب بھی اس کا ذکر کرتے۔ دوم اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت پر اس جادو کا کچھ اثر ہو گیا تھا۔ یا آنحضرت نے ان جادو کرنیوالے لوگوں کا کچھ بگاڑ کیا تھا یا ان کو گرفتار کیا تھا۔

ہاں اسمیں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ ہر زمانہ میں اور ہر ملک میں اس قسم کے آدمی ہوا کرتے ہیں جن کا یہ پیشہ ہوا کرتا ہے کہ وہ لوگوں پر جادو کیا کریں۔ اور یہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جو خفیہ سازشوں اور شرارتوں کے ذریعہ سے لوگوں کو سزا دیتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ان کے پاس آیا ہے اور وہ ایک دوسرے شخص کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے۔ اسواسطے ان کے پاس اپنی یہ خواہش لاتا ہے کہ میرا دشمن مرجائے یا کسی سخت بیماری میں مبتلا ہو جائے یا مجنون ہو جائے۔ تو وہ اس شخص کو ویسے ہی کوئی تعویذ سا بنا دیں گے یا کوئی تاگہ گرہیں ڈال کر دیدینگے اور کہدیں گے کہ یہ کسی طرح اپنے دشمن کو کھلا دو یا اسکے گھر ڈالدو یا اور کوئی بات اس قسم کی بتلا دیں گے۔ لیکن دراصل یہ صرف ایک ظاہری بات اس شخص کو دھوکھا دینے والی ہوگی اور خفیہ طور پر وہ اس کے دشمن کو کسی دوائی کے ذریعہ سے بیمار کرنے یا مجنون کرنے یا ہلاک کرنے پر کمر باندھینگے اور کسی نہ کسی حیلہ سے اس کام کو پورا کر کے اپنے جادوگر ہونے کا لوگوں کو یقین دلائیں گے۔

دوسرے قسم کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو توجہ کے ذریعہ سے اس معاملہ میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور دوسروں کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ بھی ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہے ہیں اور آجکل اس گروہ کی ایک بڑی جماعت امریکہ میں موجود ہے۔ ان کا مطلب بھی سوائے شرارت کے اور کچھ نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے پیشہ کو مخفی رکھتے ہیں ورنہ گورنمنٹ ایسے لوگوں کو ہر جگہ گرفتار کر کے سزا دیتی ہے ایسے لوگوں کی شرارتوں سے بچنے کے واسطے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ ہوشیار رہے اور ہوشیاری کا سب سے عمدہ اور اعلےٰ طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں انکی شرارت سے پناہ مانگی جائے۔

اس سورہ شریف سے پہلے سورہ اخلاص ہے جسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کا تذکرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ان دو سورتوں میں اس فیضان کا تذکرہ ہے جو اللہ تعالیٰ کیطرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر نہ ہونیکی ایک ظاہر دلیل یہ ہے کہ آنحضرت کو مسحور کہنا تو قرآن شریف میں کفار کا قول کہا ہے جو کہ جھوٹا قول ہے اور نیز خدا تعالیٰ کا کلام ہے واللہ یعصمک من الناس پھر کس طرح ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی یہودی کا جادو آنحضرت پر چل جاتا۔

اسجگہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ بیماری کے وقت بیمار کے حق میں دعا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے استفاذ کرنا طریق سنت ہے۔ دوا کرنا بھی ضروری ہے مگر اس کے ساتھ دعا بھی چاہیئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ قال ابن عباس کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا من الاوجاع کلھا والحمی ھذا الدعاء بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار و شر حر النار۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا ہے کہ تمام دردوں اور بخار کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ دعا سکھایا کرتے تھے۔ اللہ کے نام کے ساتھ جو کریم ہے خدا عظیم کی پناہ مانگتا ہوں ہر رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

اسطرح خدا تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگنے کی دعائیں بہت سی احادیث میں وارد ہیں جنمیں سے بعض مع ترجمہ اس جگہ نقل کیجاتی ہیں۔

اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَ قُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ
پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت کی اس چیز کی برائی
مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ سَبْعًا بِسْمِ اللّٰہِ
جو پاتا ہوں اور ڈرتا ہوں میں سات بار کہو اللہ کے نام کے
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ
منتر پڑھتا ہوں کہ تجھ پر ہر چیز سے جو ایذا دے تجھکو بدی سے
کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ
ہر جان کے اور آنکھ سے حسد کرنیوالے کی اور شفا دے تجھکو
بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
اللہ کے نام سے منتر پڑھتا ہوں تجھ پر پناہ میں دیتا ہوں میں تم دونوں کو
التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَ ھَامَّۃٍ وَّ مِنْ
اللہ کے کلموں کی جو پوری ہیں بدی سے ہر شیطان اور جانور ایذا دینے
کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ
والے کی اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کی سے مانگتا ہوں اللہ عظمت
الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ + بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ
والے سے جو صاحب ہے عرش بڑے کا کہ شفا دے تجھکو۔ ساتھ نام اللہ بڑائی
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ
والے کے پناہ چاہتا ہوں اللہ کی جو عظمت والا ہے بدی سے ہر رگ جوش
وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ + رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ
مارنیوالی کے اور بدی سے دوزخ کی گرمی کے۔ رب ہمارا اللہ ہے جو
فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ
آسمان میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم ہے تیرا آسمان اور
وَ الْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ
زمین میں جسطرح ہے رحمت تیری آسمان میں پس کر رحمت
رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ اِغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا
اپنی زمین میں بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور چوک
اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَۃً مِّنْ
ہماری تو ہے صاحب پاکوں کا اتار رحمت اپنی رحمت میں سے
رَحْمَتِکَ وَ شِفَاءً مِّنْ شِفَاءِکَ عَلٰی ھٰذَا
اور شفا اپنی شفا میں سے اس بیماری پر
الْوَجَعِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ
اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیرے
عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ اَللّٰھُمَّ
راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے اے اللہ
اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ
جلا تو مجھکو کہ جب تک کہ ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو
اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ + اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
جسوقت ہو موت بہتر واسطے میرے۔ اے اللہ تیری پناہ
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَ دَرْکِ الشَّقَاءِ
مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے ملنے سے اور برے
وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔ اے اللہ تحقیق میں پناہ چاہتا ہوں
مِنَ الْھَمِّ وَ الْحُزْنِ وَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ وَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ
غم سے اور ناتوانی اور سستی سے اور نامردی اور بخل سے اور قرض کے بوجھ
وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَۃِ الرِّجَالِ +

درس قرآن شریف تفسیر سورۃ الفلق پارہ ۳۰ رکوع ۳۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

کہہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ رب صبح کے اس چیز کے شر سے جو پیدا کیا ہے اور شر اندھیر کرنے والے کے سے جبکہ چھپ جاوے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

و شر پھونکنے والیوں کے سے گرہوں میں اور شر حسد کرنے والے کے سے جبکہ حسد کرے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ اسطرح سے دعا مانگ ہیں اپنے اس پروردگار کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں جو اندھیرے کو دور کرکے صبح کی روشنی پیدا کرتا ہے اس کے حضور میں پناہ گیر ہوتا ہوں ان تمام چیزوں کی بدی سے جو پیدا ہوئی ہیں۔ اور اندھیرا کرنیوالے کی شرارت سے جبکہ وہ چھپ جاوے اور انکی شرارت سے جو گرہوں میں پھونکیں دیکر مخلوق الٰہی کو دکھ دینے کے درپے رہتے ہیں اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد پر کمر باندھے۔

یہ سورہ شریف مدنی ہے یعنی مدینہ منورہ میں نازل ہوئی تھی۔ اسمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بعد پانچ آیتیں ہیں اور تئیس ۲۳ کلمے ہیں اور تہتر ۷۳ حروف ہیں۔

فلق۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو کہ پھٹ کر پیدا ہو۔ جیسا کہ دانہ جو کہ زمین میں بویا جاتا ہے اور جب اس کو نمی پہونچتی ہے تو وہ پھٹ جاتا ہے اور اسمیں سے ایک بڑا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی فلق صبح کو بھی کہتے ہیں کہ رات کی تاریکی پھٹ جاتی ہے اور اسمیں سے صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے۔ زجاج کا قول ہے الفلق الصبح۔ لان اللیل ینفلق عنہ الصبح و یفرق۔ فعل بمعنے مفعول۔ فلق صبح کو کہتے ہیں کیونکہ رات سے صبح نکلتی ہے اور جدا ہوتی ہے۔ اسجگہ فعل مفعول کے معنوں میں آیا ہے۔ اسکی مثال ہے ھو ابین من فلق الصبح۔ ایسا ہی قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات میں بیان ہوا ہے کہ وہ فالق الاصباح ہے رات کے وقت جب تمام دنیا پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو بادشاہ اور سپاہی امیر اور غریب سب برابر ہو جاتے ہیں۔ تاریکی میں شناخت نہیں ہو سکتی کہ دشمن کون ہے اور دوست کون ہے کونسی چیز مفید ہے اور کونسی چیز ضرر دینے والی ہے لیکن جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو انسان

اور اس چیز سے کچھ فائدہ حاصل ہو سکتا ہے اور اس سے نقصان کا احتمال ہو سکتا ہے گویا اسمیں انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہے کہ اے پروردگار اگرچہ ہم اپنی نادانی اور بے علمی اور گناہگاری کے سبب ایک ظلمت اور تاریکی در تاریکی میں پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن تیری وہ ذات ہے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دیتی ہے اور روشنی اور نور پیدا کر کے دکھ دینے والی چیزوں سے انسان کو بچانے والا تو ہی ہے پس تو ہی ہم پر رحم فرما کیونکہ تیرے حضور میں ہم تمام تاریکیوں کے شر سے پناہ گزین ہوتے ہیں۔ قال العراب فی لغات القرآن۔ الفلق شق الشیٔ او ابانت بعضہ عن بعض یقال فلقتہ فانفلق۔ قال تعالیٰ فالق الاصباح وقال فالق الحب والنوی وقال فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق وقولہ تعالیٰ قل اعوذ برب الفلق الفلق بالتحریک قیل ھو ضوء الصبح و انارتہ والمعنی قل یا مخاطب اعتصم و امتنع برب الصبح و خالقہ و مدبرہ و مطلعہ متی شاء علی ما یریٰ من الصلاح فیہ و یقال ھو الخلق کلہ لانہم ینفلقون

بالخروج من اصلاب الآباء وارحام الامہات کما ینفلق الحب من النبات ویقال الفلق ما ینفلق عن الشیٔ وھو یعم جمیع الممکنات لانہ جل شانہ فلق ظلمۃ عدمہا بنور ایجادھا

ترجمہ۔ فلق کسی شئے کے پھٹنے کو یا بعض سے بعض کو جدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جیسا کہ عربی میں کہتے ہیں فلقتہ فانفلق یعنے اسے پھاڑا پس وہ پھٹ گیا۔ ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الاصباح یعنی صبح کا پھاڑنیوالا ظاہر کرنیوالا نمودار کرنیوالا اور ایسا ہی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے فالق الحب والنوی دانے اور گٹھلی کے پھاڑنے والا اور ان سے درخت بنانیوالا اور ایسا ہی قرآن شریف میں آیا ہے فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق۔ پس ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ اپنی جماعت کو دریا میں سے چل پس وہ دریا پھٹ گیا اور جماعت کے واسطے راستہ ہو گیا اور لشکر صاف نکل گیا۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے قل اعوذ برب الفلق کہ میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ پروردگار فلق کے اس جگہ لفظ فلق حرف لؔ کی زبر کے ساتھ ہے اور اس کے معنے ہیں صبح کی روشنی اور اس کا چمکنا اور

اس کے یہ معنے ہیں کہ اے مخاطب حفاظت طلب کر اور پناہ مانگ اس رب کے حضور میں جو صبح کا رب اور خالق اور مدبر ہے اور اس کے چڑھانیوالا ہے جب چاہے اور جس کے لئے اسمیں صلاحیت دیکھے۔ اور بعض کا قول ہے کہ اسجگہ فلق سے مراد تمام مخلوقات ہے کیونکہ وہ سب کا سب مذکر کے اصلاب سے اور مونث کے ارحام سے نکلے ہیں۔ ایسا ہی دانہ پھٹتا ہے تو اس سے سبزی نکلتی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فلق وہ ہے جو کسی شئے سے پھٹ کر جدا ہوتی ہے اور یہ عام ہے تمام مخلوقات پر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے عدم کی ظلمت کو پھاڑ کر اس کو وجود کی روشنی میں لاتا ہے۔

اور فلق کے ذکر کرنے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو ذات صفحہ عالم سے ان ظلمات اور تاریکیوں کو محو کرنے اور مٹا دینے پر تمام قدرت رکھتی ہے اسے یہ بھی طاقت اور قدرت ہے کہ جو شخص عاجزی کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے پناہ جو ہوتا ہے وہ اس کے تمام خوف اور دہشت کو دور کر دیتا ہے۔ علاوہ ازیں صبح کا طلوع ہونا آغاز فرحت و سرور کی مثال ہے کہ جسطرح آدمی تمام رات طلوع فجر کا انتظار کرتا ہے اسیطرح خایف و عائذ نجاح و فلاح کے طلوع صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ بہر تقدیر خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگنی چاہئے تمام مخلوق کی برائی سے۔ موذی آدمی جن درندے وحشی جانور سانپ بچھو وغیرہ سے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب اس سورہ شریف کے عجائب فوائد میں بیان کرتے ہیں کہ ایکدفعہ لاہور میں ایک شخص نے مجھے کہا کہ آپ میرے ساتھ چلیں کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ مجھے مسجد چینیاں میں لے گیا اور مسجد میں داخل ہونے سے پہلے بیان کیا کہ چند لوگ جمع ہیں کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں مسجد کے اندر داخل ہوا تو مینے دیکھا کہ وہاں ایک غیر معمولی مجمع ہے اور مباحثہ کے واسطے اکھاڑا لگایا گیا ہے۔ قبل ازیں مجھے ہرگز خبر نہ تھی کہ اس کام کے واسطے میں اسجگہ لایا گیا ہوں۔ میں نے ہنوز نماز پڑھی نہ تھی۔ میں نے ان لوگوں کو کہا کہ یہ گفتگو کا موقع ہے معلوم نہیں کہ اسمیں کتنی دیر ہو جائے آپ لوگ نماز پڑھ چکے ہوا اور میں نے ہنوز پڑھنی ہے۔ اسواسطے بہتر ہے کہ میں پہلے نماز پڑھ لوں۔ اس سے میرا منشا تھا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرلوں اور پھر ان کے ساتھ گفتگو کروں۔ کیونکہ بغیر امداد الٰہی کچھ کام نہیں بن سکتا۔ چنانچہ وضو کرکے میں نماز میں کھڑا ہوا اور یہی سورہ فلق پڑھنی شروع کی اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی سے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو رب الفلق ہے ایک رائی کے دانے کو جو ناکارہ سمجھ کر پھینک دیا جاتا ہے اور بیکار جانا جاتا ہے اور کوئی اسکی طرف توجہ نہیں کرتا اگر تو چاہتا ہے تو وہی دانہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے اور اسکی شاخیں زمین پر پھیلتی ہیں اور ہزاروں لوگ اس کے سائے کے تلے آرام کر سکتے ہیں۔ اے خدا اگر میں ناکارہ گٹھلی کیطرح ہوں تو تو رب الفلق ہے۔ تو مجھ پر رحم فرما۔ اور میری پرورش کر۔ غرض اسیطرح بہت دعا کرکے اور نماز کو ختم کرکے میں ان لوگوں میں آ بیٹھا۔ تب خدا تعالیٰ کے عجائب کاموں کا اظہار اسطرح سے ہوا کہ وہ شخص جو میرے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اس نے بجائے اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق کسی مسئلہ کا ذکر شروع کرتا ایک اور حدیث جو ان معاملات کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی پیش کر دی اور کہا کہ آپ اس کا مطلب مجھے سمجھائیں۔ مینے ان تمام لوگوں کو جو جمع تھے سنا دیا کہ دیکھو یہ حدیث حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی اور یہ ایک علیحدہ بات ہے جو اس شخص نے پوچھی ہے۔ اس شخص نے بھی کہدیا کہ ہاں یہ جدا امر ہے۔ مباحثہ بعد میں دیکھا جائیگا سردست میں اس حدیث کا مطلب مولویصاحب سے سمجھ لوں۔ سامعین اسپر برانگیختہ ہوئے اور اس شخص پر خفا ہو کر چلدیئے۔ اور اسطرح خدا تعالیٰ نے ہمکو ان کے شر انگیز منصوبہ سے محفوظ رکھا۔

کعب حبار فرماتے ہیں کہ دوزخ میں ایک لق و دق جنگل ہے اسکا نام فلق ہے جب وہ کھولا جاتا ہے تو سارے دوزخی اسکی شدت گرمی کیوجہ سے چیخنے لگتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ دوزخ کی تہ میں ایک کنواں ہے جسے فلق کہتے ہیں۔ اسپر ایک پردہ پڑا ہوا ہے جب وہ اٹھا دیا جاتا ہے تو اسمیں سے ایک ایسی سخت آگ نکلتی ہے جس سے خود جہنم چیختی ہے علاوہ اس کے اور بھی بہت سے اقوال ہیں مگر سب سے صحیح تر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ فلق صبح کو کہتے ہیں یا دانہ اور گٹھلی کے پھوٹنے اور اگنے کا نام ہے۔

بعض نے کہا ہے کہ یوسف علیہ السلام جب کنوئیں میں ڈالے گئے تھے۔ تو آپ کے گھٹنے میں سخت درد ہوا (شاید گرنے کے سبب چوٹ لگی ہو) ایسا سخت درد ہوا کہ تمام رات جاگتے ہوئے گذری۔ یہانتک کہ طلوع صبح کا وقت ہو گیا تب ایک فرشتہ نازل ہوا جس نے آپ کو تسلی دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ سے دعا مانگو وہ اس درد کو دور کر دیگا۔ حضرت یوسف نے اس فرشتے کو کہا کہ تو دعا کر میں آمین کہونگا۔ چنانچہ اس فرشتے نے دعا کی اور حضرت یوسف نے آمین کی۔ تب خدا تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور وہ درد تھم گیا اور ان کو آرام ہو گیا۔ تب حضرت یوسف نے دعا کی۔ کہ اسوقت جسقدر بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں ان سب کو آرام دیا جاوے فرشتے نے اس دعا پر بھی آمین کی اور کہتے ہیں یہی سبب ہے کہ صبح کے وقت ہر بیمار کو تھوڑا بہت افاقہ ہو جاتا ہے وہ دعا حضرت یوسف کی مفصلہ ذیل الفاظ میں تھی۔

یا عدتی فی شدتی و یا مونسی فی وحشتی
اے میرے ہتھیار میرے مصائب اور اے میرے مونس میری وحشت
و یا راحم غربتی و یا کاشف کربتی
اور اے رحم کرنیوالے میری غربت پر۔ اور اے میری گھبراہٹ کے دور کرنیوالے۔
و یا مجیب دعوتی و یا الٰہی و الٰہ آبائی
اور میرے دعا کے قبول کرنیوالے۔ اور اے میرے معبود اور میرے باپ دادوں کے معبود
ابراہیم و اسحٰق و یعقوب۔ ارحم صغر سنی
اے ابراہیم اسحق اور یعقوب کے معبود میری چھوٹی عمر پر رحم فرما
و ضعف رکنی و قلۃ حیلتی یا حی یا قیوم
اور میرے ضعف رکن پر رحم فرما۔ اور میرے حیلہ کے کم ہونے پر رحم کر۔ اے حی۔ اے قیوم
یا ذوالجلال والاکرام
اے صاحب جلال اور اکرام

من شر ما خلق۔ جو کچھ خدا نے پیدا کیا۔ اس کے شر سے۔ یعنی تمام پیدائش الٰہی میں جو اشیاء انسان کے واسطے مضر اور خراب اور تکلیف دہ ہیں ان سب سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ چاہتا ہے۔

بعض کا قول ہے کہ شر ما خلق سے مراد شیطان ہے کیونکہ اس سے بڑھکر کوئی شئے انسان کے واسطے موجب شر اور دکھ اور تکلیف نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ شر ما خلق سے مراد جہنم ہے گویا کہ انسان خدا تعالیٰ کے حضور جہنم سے پناہ چاہتا ہے۔ بہر حال اسمیں تمام موذی اور دکھ دینے والے اور خدا سے دور رکھنے والے اشیاء سے خدا کے حضور پناہ مانگی گئی ہے خواہ وہ شیطان ہو یا جن یا موذی حیوان مثل بچھو سانپ شیر وغیرہ۔

غاسق۔ اندھیرا کرنیوالا۔ ہر ایک چیز جو تاریکی اور ظلمت پیدا کرے۔ غاسق رات کو کہتے ہیں اور غسق تاریکی کو کہتے ہیں کیونکہ رات تاریکی پیدا کرتی ہے۔ اسواسطے وہ غاسق ہے اور غسق برد کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ رات بہ نسبت دن کے ٹھنڈی ہوتی ہے۔ غاسق ثریا کو بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کا گرنا عموماً وبا اور بیماریوں کا پیش خیمہ ہوتا ہے اور غاسق سورج کو بھی کہتے ہیں جبکہ غروب ہو جاوے اور چاند کو بھی کہتے ہیں۔

جبکہ اس کو گہن لگے۔ غاسق سانپ کو بھی کہتے ہیں جبکہ وہ کاٹ کھائے اور ہر ایک ناگہان آنیوالی چیز جو ضرر پہنچائے۔ یا بھیک مانگنے والا جبکہ وہ تنگ کرے تو اسکو بھی غاسق کہتے ہیں۔ غرض ہر ایک چیز جو انسان کو ظلمت روحانی یا جسمانی میں ڈالے اس کو غاسق کہتے ہیں۔ جب رات بہت تاریک ہو تو عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں **غسق اللیل** اور جب آنکھیں آنسوؤں سے بھر جائیں تو کہتے ہیں **غسقت العین** اور جب زخم پیپ سے بھر جائے تو کہتے ہیں **غسقت الجراحۃ**

وقب کے معنے ہیں چھپ گیا۔ وقب کے اصلی معنے ہیں کسی شے میں داخل ہونا۔ ایسا کہ وہ نظر سے غائب ہو جاوے۔

حدیث شریف میں آیا ہے روی ابو سلمۃ عن عایشۃ انہ اخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیدھا واشار الی القمر وقال استعیذی باللہ من شر ھذا فانہ الغاسق اذا وقب

ابو سلمہ نے حضرت عایشہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ کا ہاتھ پکڑا اور چاند کیطرف جبکہ وہ کسوف میں تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ اسکی شر سے اللہ تعالیٰ کی حضور پناہ مانگ کہ یہ اندھیرا کرنیوالا ہے جبکہ چھپ جائے۔

النفثت فی العقد۔ گرہوں میں پھونکنے والیاں

النفثت النفخ مع ریق۔ نفث کے معنے ہیں پھونکنا جنمیں تھوک بھی ہو۔ گرہ میں پھونکنا جیسا کہ جادوگر لوگ تاگو نمیں گرہیں ڈال کر پھونکتے ہیں۔ اور لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اثر ہوتا ہے۔ گرہ میں پھونکنا اور گرہ دینا یہ ایک محاورہ ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی کام میں رکاوٹ ڈالنے کے واسطے کوشش کرنا جیسا کہ وہ لوگ جو جادوگری کا پیشہ رکھتے ہیں۔ اپنی جھوٹھی جادوگری میں کامیابی حاصل کرنے کے واسطے خفیہ تدابیر کرتے ہیں۔ ظاہر تو یہ کرتے ہیں کہ فلاں آدمی کو ہم نے جادو کے ذریعہ سے بیمار کر دیا ہے اور دراصل کسی خفیہ ذریعہ سے اس قسم کی دوائیاں اس شخص کو کھلا دیتے ہیں۔ جن سے وہ بیمار ہو جائے پس ایسے خفیہ شریر لوگوں کی شرارت سے بچا رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیئے

حاسد۔ حاسد وہ ہے جو یہ خواہش کرے کہ دوسرے کے پاس جو عمدہ شے ہے وہ اس کو مل جاوے۔ بسا اوقات اس حد میں اس شخص کو نقصان پہونچانے کی بھی خواہش اور کوشش کرتا ہے جس کو اس نعمت کا مالک دیکھتا ہے۔

لفظ حاسد کو اس جگہ نکرہ رکھا ہے معرفہ نہیں رکھا۔ اس میں یہ حکمت ہے کہ حسد ہمیشہ برا نہیں ہوتا۔ بلکہ اگر نیکیوں کے حصول کے واسطے حسد کیا جائے تو وہ حسد محمود ہے۔

اس سورۃ میں انسان کے جسمانی فوائد کے واسطے دعا ہے اور اگلی سورۃ میں روحانی فوائد کی باتیں مندرج ہیں۔

یہ سورۃ بھی بجائے خود ایک جامع دعا ہے جنمیں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پناہ مانگی گئی ہے۔

(۱) تمام مخلوقات کے شر سے
(۲) تاریکی کرنیوالی اشیاء کے شر سے
(۳) مخالفانہ مخفی تدابیر کرنے والوں کے شر سے
(۴) حاسد کے شر سے

فقرہ اول میں دراصل سب شامل ہیں۔ اور فقرہ دوم و سوم و چہارم اسکی تشریح ہیں۔ یعنی وہ تمام چیزیں جو خدا تعالیٰ نے پیدا کی ہیں ان میں جو امر اس قسم کا ہے کہ کسی انسان کے واسطے موجب تکلیف اور دکھ اور ضرر ہو سکتا ہے ان سب سے خدا تعالیٰ ہم کو بچائے اور محفوظ رکھے۔

دنیا میں جسقدر مفاسد پیدا ہوتے ہیں وہ یا تو بسبب تاریکی اور ظلمت کے پھیل جانے کے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی تھی لوگ روحانیت کی باتوں سے بے خبر تھے۔ نصاریٰ مریم اور یسوع اور حواریوں کے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ایرانی آتش پرستی میں مصروف تھے کئی کروڑ دیوی دیوتاؤں کے آگے پیشانی رگڑنے میں مصروف ہو رہے تھے تب آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور دنیا میں چمکا اور مخلوق الٰہی کے واسطے موجب ہدایت کا ہوا۔ سو یا تو مفاسد خود تاریکی کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں اور یا مخالف دشمن لوگ شرارت کے ساتھ تاریکی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور فاسد لوگ از روئے حسد کے فساد مچا کر اصلیت کو چھپانا چاہتے ہیں یہی حال ہر زمانہ میں اور ہر نبی اور مامور کے وقت ہوتا ہے۔ آجکل بھی زمانہ میں ایک بڑی تاریکی پھیلی ہوئی ہے اور تمام قومیں اصلیت کو چھوڑ کر گمراہی کیطرف جا رہی ہیں اسواسطے ضرورت کے موافق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں بھی ایک نور پیدا کیا ہے جو تمام ظلمات کو دور کر دیتا ہے۔ اور مخلوق کو ہدایت کے راہ پر لاتا ہے۔ اس کے مخالف چاہتے ہیں کہ حق پر پردہ ڈالدیں اور لوگوں کو ہدایت کے حصول سے محروم رکھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنی باتوں کو پورا کرے گا اور اپنے بندے کی صداقت کو روز روشن کیطرح نمایاں کرنا اُسی خدائے قادر کا کام ہے جسکو کوئی روک نہیں سکتا

اس سورہ شریف میں جو قرآن شریف کی آخری سورتوں میں سے ہے اس امر کیطرف اشارہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک بڑا فتنہ ہوگا ایک بہت بڑا شر اٹھے گا۔ اور وہ ایسے وقت میں ہوگا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ زمانہ میں سے تاریکی کو دور کرنے کے واسطے ایک صبح کو نمودار کرے گا کیونکہ وہ رب الفلق ہے اور رات کے بعد دن کو لاتا ہے۔ اور تاریکی کے بعد نور پیدا کرتا ہے۔ اُس شر سے بچنے کے واسطے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ وہ بڑا بھاری شر ہے۔ اُس شر کا پیدا کرنے والا خفیہ کارروائیاں بہت کرے گا اور چھپ چھپ کر اپنی سازشیں دین حق کے برخلاف نہایت جدوجہد کے ساتھ کرے گا۔

چنانچہ ظاہر ہے کہ جسقدر خفیہ کارروائیاں مشن کا دجال اسلام کے برخلاف کرتا ہے۔ ایسی کارروائیاں پہلے کبھی کسی نے نہیں کیں۔ ایسے ایسے راہوں سے اسلام پر حملہ کرنے کے واسطے کوشش کیجاتی ہے کہ عوام تو سمجھ بھی نہیں سکتے کہ اس معاملہ میں کیا درپردہ شرارت ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایک ایسا نور پیدا کیا ہے جس نے نمودار ہو کر ان تمام پردوں کو پھاڑ دیا ہے اور دجال کا دجل کھول کر لوگوں کو دکھا دیا ہے تاکہ مخلوق الٰہی اس کے شر سے بچی رہے اور اس کے پھندے میں نہ آئے۔

افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خدا تعالیٰ کے اس نور کو اپنی موہنہ کی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ یہ نور الٰہی ضرور غالب آئے گا اور اس کے مخالف سب نامراد اور ناکام مریں گے۔

تجلّی

عہ۲

گذشتہ پرچے مین ہم رسالہ تجلی کے نام اور مقصد پر مفصل بحث کر چکے ہین۔ اب اس پرچے میں اس کے بعض مضامین پر مختصر ریویو کیا جاتا ہے۔

سب سے اوّل اس امر کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ میں انجیل کے متعلق جو عقیدہ پادری صاحبان نے بیان فرمایا ہے وہ ان کی حالت کے جلد روباصلاح ہونے کی طرف اچھی اُمید دلاتا ہے۔ اسلامی عقائد کے مطابق کہ انجیل حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔ عیسائیوں سے ہمیشہ مطالبہ کیا جاتا تھا کہ قرآن شریف میں جس انجیل کا ذکر ہے وہ پیش کرو۔ تو عیسائی لوگ کہا کرتے تھے۔ کہ یہی انجیل جو ہمارے پاس موجود ہے۔ یہی حضرت عیسےٰ کی انجیل ہے۔ اور اس پر ایمان لانا مسلمانوں کا فرض اہم ہے۔ اگرچہ اس بات کا ہمیشہ کافی جواب دیا جاتا تھا کہ اس انجیل پر تو خود لکھا ہے کہ متی مرقس اور لوقا کی انجیل تاہم عیسائی لوگ ہٹ دھرمی سے ہمیشہ یہی جواب دے دیا کرتے تھے کہ اس کے سوائے اور کوئی انجیل نہ تھی اور مسیح کی انجیل یہی ہے۔ لیکن اب اس رسالہ کے نمبر ۳ صفحہ ۱۱۱ میں نہایت صفائی کے ساتھ یہ لکھا گیا ہے کہ "نہ تو خود

مسیح نے کوئی لکھی ہوئی کتاب چھوڑی نہ رسولوں (یعنی حواریوں) نے کوئی ایسی بات لکھی۔

جو مسیحیوں کے درمیان وہی حیثیت رکھے۔ جو مثلاً یہودیوں کے درمیان توریت کو یا محمدیوں کے درمیان قرآن کو ہے۔ موجودہ اناجیل مین ضرور مسیح کے حالات یا اقوال کو اس طور پر قلمبند کرنے کی کوشش نہیں کی گئی کہ مسیح کی زندگی کی کامل تاریخ یا اس کے اقوال کا کامل مجموعہ کہلانے کے لائق سمجھا جائے بلکہ ان کی طرز تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ

فقط مسیح کے ان اقوال یا حالات کا جو رسول اپنے وعظ و نصیحت مین بیان کیا کرتے تھے مجموعہ ہیں جو رسولوں کے ہمراہی یا سامعین بطور یادداشت کے لکھ لیا کرتے تھے۔"

اس عبارت مین پادری صاحبان نے نہایت وضاحت کے ساتھ انجیل کی (ڈیفی نیشن) یعنی تعریف کردی ہے اور صفائی کے ساتھ بتلا دیا ہے کہ موجودہ اناجیل نہ یسوع نے لکھی نہ لکھائی نہ اس کے زمانہ میں لکھی گئی نہ حواریوں نے لکھی نہ لکھائی۔ بلکہ یہ صرف ان یادداشتوں کا مجموعہ ہے جو حواریوں کے سامعین بطور نوٹس کے لکھ لیا کرتے تھے۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایسی کتاب کیا اس قابل ہے کہ اس کو کتب مقدسہ مین شامل کر لیا جاوے کجا ایک الہامی کلام جو نبی پر نازل ہوا اور نبی خود اس کو اپنے سامنے لکھائے اور یاد کرائے اور کجا نبی کے بعد تیسری پشت کے ایک رپورٹر کے نوٹس۔ پھر اس لکھنے والے کا شناخت پتہ نہیں کہ کون تھا۔ نیک تھا یا بد تھا۔ مخالفوں میں سے تھا یا موافقوں مین سے تھا ممکن ہے کہ کسی مخالف نے لکھی ہو جیسا کہ آج کل اخبار نویسوں کے رپورٹر ہر ایک وعظ اور لیکچر کے نوٹس اپنے اخبار کے واسطے لکھ لاتے ہین۔

اس مین شک نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بجائے خود صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ بلکہ وہ موسےٰ کی شریعت کے ایک خادم تھے اور ان کا مشن اس سے بڑھ کر نہ تھا کہ ایک آنے والے عظیم الشان صاحب شریعت آخری نبی کی خوش خبری دین اور بنی اسرائیل پر حجت تمام کر کے ان کے درمیان نبوت کا خاتمہ کر دیں اور وہ انجیل یعنی خوش خبری جو حضرت عیسےٰؑ لائے وہ یہی پیش گوئی کی خوش خبری تھی اس لحاظ سے یہ ضروری نہ تھا کہ ان پر کوئی کتاب نازل ہوتی اور دراصل ان پر کوئی کتاب نازل ہوئی ہی نہیں۔ لیکن ان کے اقوال جو ان کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ بھی صرف اس صورت مین قابل اعتبار ٹھہر سکتے ہین۔ جبکہ ان کے راوی قابل اعتبار اور ثقہ اور معروف آدمی ہوں برخلاف اس کے اناجیل کے مصنفین کا اول تو پتہ ہی نہیں کہ وہ بزرگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے۔ کس قماش کے آدمی تھے بعض محققین یورپ کے نزدیک تو ان کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ یہ سب فرضی اور جعلی قصے مین جن کی کوئی بنیاد ہی نہیں۔ لیکن بعض محققین کی یہ رائے ہے کہ متی مرقس وغیرہ لوگ تو گذرے ہیں لیکن انھوں نے کوئی ایسا قصہ نہیں لکھا جو ان اناجیل مین موجود ہے بلکہ ان قصوں کے لکھنے والے اور لوگ تھے اور خواہ مخواہ یہ قصے ان کے نام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں غرض یہ ایک بڑی خوشی کی بات ہے کہ عیسائی صاحبان نے بالآخر یہ بات مان لی ہے کہ موجودہ اناجیل دراصل انجیلین نہین ہین بلکہ سُنے سنائے قصے مین جو مسیح سے بہت زمانہ بعد ایسے لوگون نے لکھے تھے جو حواریوں کے وعظوں کے سامعین تھے اور بس۔

جیسا کہ ضروری تھا اس رسالہ کا ایک حصہ ہمیشہ ایک فسانے پر مشتمل ہوتا ہے جو کہ ایک جھوٹا قصہ ہے یہ قصہ متواتر ہر رسالہ مین درج ہوا کرتا ہے اور رسالہ کے چند ورق ہر ماہ اس قصے سے پر ہوتے ہین۔ اس کو مین نے ضروری اس واسطے کہا ہے کہ عیسائی تعلیم کو جھوٹے قصوں اور افسانون کے ساتھ اس قدر تعلق اور دلچسپی ہے۔ کہ عیسائی لٹریچر کا یہ جزو اعظم ہے۔ یورپ امریکہ مین ہزاروں بزرگ عیسائی ایسے ہین جن کا پیشہ یہی ہے کہ وہ رات دن جھوٹے قصے لکھا کریں اور ان کی فروخت سے اپنا پیٹ بھرا کرین اس کی بناء حدا کل اناجیل سے شروع ہوتی ہے۔ اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ انجیل ایک جھوٹا قصہ ہے گو بعض محققین کی یہ بھی رائے کہ موجودہ انجیل صرف جھوٹے قصے یا ناول تھے۔ کسی بیوقوف نے ان کو مذہبی کتاب سمجھ کر ان پر اپنے مذہب کی بنیاد ڈال لی۔ یہ بات درست ہو یا نہ ہو۔ کم از کم اس امر مین کسی کو انکار نہیں اور خود عیسائی لوگ اس بات کے قائل ہین کہ تیسری صدی میں کوڑیوں ایسی انجیلین موجود تھین جن مین سے موجودہ اناجیل کو بطور قرعہ اندازی کے چھانٹ لیا گیا تھا اور اس قرعہ اندازی کا طریقہ بعض لوگ اس طرح بیان فرماتے ہین کہ تمام انجیلون کو ایک میز پر رکھ کر ایک بشپ صاحب نے ان انجیلوں کو زور سے ایک لکڑی ماری جو کتابین میز کے نیچے جا پڑین وہ جعلی اور جھوٹی سمجھی گئین اور جو میز کے اوپر رہ گئین وہ سچی اور اصلی خیال کی گئین۔

بہرحال اس مین شک نہیں کہ ابتدا زمانہ مین بہت سی اناجیل اس قسم کی لکھی گئی تھین جو کہ جھوٹی اور جعلی تھین اور اس لحاظ سے جھوٹے قصوں اور فسانوں کی ابتدا عیسائی دین مین

خود انا جیل سے ہی شروع ہوئی تھی اور وہ طریق آج تک بھی مقدس اور پاک خیال کیا جاتا ہے کہ بہتیرے ریش دار اور بے ریش پادری جو سچائی کے بڑے مدعی ہوتے ہیں ۔ دین عیسوی کے پھیلانے کی خاطر ایک جھوٹا قصہ اور افسانہ لکھ دینا ایک ثواب عظیم خیال کرتے ہیں ۔

غالباً اسی لحاظ سے اس رسالہ میں ایک افسانہ کا ہمیشہ لکھا جانا لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ چنانچہ ہر ایک رسالہ میں اس کا ایک حصہ ضروری درج ہوتا ہے ۔

چراغدین اس رسالہ کی تازہ خصوصیات میں سے یہ ہے کہ چراغدین ساکن جموں جس کو عیسائی صاحبان مولوی چراغدین صاحب کرکے لکھا کرتے ہیں اور جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پیش گوئی کے مطابق طاعون سے مرگیا تھا اس کی یادگار قائم کرنے کے واسطے اس رسالہ میں چند ورق خاص کئے گئے ہیں ۔ ناظرین تعجب کریں گے کہ ایک مسلمان کے ساتھ عیسائیوں کو ایسی دلچسپی کس طرح سے پیدا ہوگئی کہ اس کی یادگاریں مذہبی رسالوں میں قائم ہونے لگیں ۔ سو واضح ہو کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ چراغدین دراصل پوشیدہ عیسائی تھا اور اس کے عقائد اور میل ملاقات اور محبت کے تعلقات سب عیسائیوں کے ساتھ تھے ۔ اور اس میں مسلمانوں والی کوئی بات نہ تھی ۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے کے سبب اور مدت العمر ان کے درمیان رہنے کے سبب وہ بظاہر اسلامی لوگ میں سمجھا جاتا تھا ۔ لیکن اس کا تعلق دلی دراصل مسلمانوں کے ساتھ کچھ نہ تھا ۔

علاوہ ازیں بڑا سبب اس امر کا کہ عیسائیوں نے اس کی یادگار قائم کی ہے یہ ہے کہ اس کا دعوے مسیح ہونے کا تھا ۔ اور اپنے اس دعوے میں اس کو ویسی ہی ناکامی ہوئی جیسی کہ یسوع کو اپنے دعوے میں ناکامی ہوئی تھی ۔ جس طرح یسوع بغیر اس کے کہ کسی معاملہ میں بھی اس کو فتح حاصل ہوئی ہر طرف سے ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھ کر بقول یہود و نصاریٰ کے صلیب پر مارا گیا اور لعنتی موت مارا ۔ اسی طرح چراغدین بھی مسیح ہونے کا دعوے کرکے اور بغیر اس کے کہ کوئی کام ایسا کر دکھاتا جس سے اس کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ایک بیکسی کی حالت میں ناکامی اور نامرادی کے ساتھ ۔ اپنے دو بیٹوں کو طاعون سے مرتا دیکھ کر چند روز میں خود بھی طعمۂ طاعون ہوگیا اور اس کے تمام [illegible] میں مل گئے چونکہ عیسائیوں کو بہ سبب شامت اعمال ہمیشہ ایسے ہی مسیح اور نبی ملتے آئے ہیں جو بالآخر ناکام رہیں اور اپنے مخالفوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا ہوکر ناکام مر جاویں ۔ اس واسطے انہوں نے اس مسیح کو بھی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے بزرگوں میں شامل کیا اور اپنے رسالہ میں اس کی یادگار قائم کردی ۔ اس لحاظ سے ہم عیسائیوں کی دانائی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ میں یادگار کے واسطے یسوع کا ٹھیک نمونہ قائم کردیا ہے

بالآخر ہم اقرار کرتے ہیں کہ یہ رسالہ ہر طرح سے مذہبی دنیا میں ایک دلچسپ رسالہ ہوگا ۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے عیسائی دین کی حقیقت پر روشنی پڑتی رہے گی اور اصل حالت کھلتی رہیگی ۔ اور اگر مناسب دیکھا گیا تو ہم بھی انشاء اللہ اس کی خدمت گاہے گاہے کرتے رہیں گے ۔

رسید زر

۲۴ ۔ جولائی ۱۹۰۶ء ۔ ۱۱۲۴ ۔ حکیم مقصود علی صاحب ۶/۱۲

۲۵ ۔ " " ۔ ۔ منشی رستم علی صاحب ۵/

۲۵ ۔ " " ۔ ۔ میاں غلام احمد صاحب ۶/۱۲

۲۵ ۔ " " ۔ ۔ سید محمد حکیم صاحب عہ

۲۵ ۔ " " ۔ ۱۱۵۹ ۔ راجہ خان صاحب ۶/۱۲

۲۶ ۔ " " ۔ ۱۱۶۵ ۔ ممتاز الدین صاحب ۶/۱۲

۲۶ ۔ " " ۔ ۔ نعمت اللہ خان صاحب ۶/۱۲

۲۶ ۔ " " ۔ ۔ عبد الرحمان صاحب ۶/۱۲

۲۶ ۔ " " ۔ مولا بخش غلام حسین صاحب اجرت اشتہار ۱۲/

۲۶ ۔ " " ۔ ۱۳۰ ۔ فتح الدین صاحب ۶/۱۲

۲۶ ۔ " " ۔ ۹۶۹ ۔ احمد علی صاحب ۶/۱۲

۲۷ ۔ " " ۔ ۔ چودہری مولا بخش صاحب قیمت براہین ۱۲/

۲۸ ۔ " " ۔ ۔ عزیز الرحمان صاحب ۶/۱۲

۳۰ ۔ " " ۔ ۲۰۱ ۔ غوث محمد صاحب ۶

یکم اگست ۱۹۰۶ء ۔ ۳۱۴ ۔ محمد افضل صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۲۵ ۔ سردار احمد صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۔ محمد امیر صاحب عہ

" " ۔ ۱۹۹ ۔ غلام حیدر صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۱۵۱ ۔ قاضی خواجعلی صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۔ فیاض علی صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۲۸۸ ۔ محمد بخش صاحب ۶/۱۲

" " ۔ ۹۰ ۔ عبد العظیم صاحب ۶/۱۲

چوہدری اللہ داد صاحب مرحوم

اس مرحوم بھائی کا ایک خط مجھے ملا ہے جو کہ انہوں نے شاہ پور کی سرکاری ملازمت مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار مشاہرہ کی چھوڑ کر قادیان میں مبلغ ۲۵ ماہوار کی ملازمت قبول کرنے کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں اجازت حاصل کرنے کے واسطے لکھا تھا ۔ چونکہ اس خط سے مرحوم کے سوانح اور ان کے اخلاص اور محبت کا اظہار ہوتا ہے ۔ جو امید ہے کہ بہتوں کے واسطے ایک نمونہ بنے اس واسطے ہم وہ خط معہ اس کے جواب کے جو حضرت نے لکھا ۔ ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ مرحوم کا یہ دلی مدعا تھا کہ قادیان میں اس کی موت ہو ۔ چنانچہ اس کی خواہش خدا تعالےٰ نے پوری کی اور بہشتی مقبرہ میں اس کو جگہ ملی ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بحضور منبع علوم ربانی و مخزن انوار و فیوض رحمانی واقف رموز حقانی و کان گوہر معانی حضرت اقدس مرسل یزدانی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ چونکہ حضور کے حکم سے اپنے درد دل کی داستان گذارش بندگان عالی کرنے کی اجازت ہوئی ہے ۔ اس واسطے کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا ۔

۲ ۔ اس امر کی وضاحت کی چنداں ضرورت نہیں سمجھتا کہ خاکسار کے دل میں عرصہ دراز سے شعلہ محبت بھڑک رہا تھا ۔ سال ۱۸۹۳ء یعنی ایام طالب علمی سے جبکہ خاکسار ابھی انٹرینس میں تعلیم پاتا تھا ۔ محض اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کے ساتھ تعلق اخلاص مندی نصیب ہوا جس کو اب چودہواں سال جا رہا ہے ۔ بفضلہ تعالیٰ اس تعلق میں روز افزوں ترقی ہی ہوتی چلی آئی ۔ اور یہ رشتہ دن بدن مستحکم ہی ہوتا گیا اور بتدریج محسوس ہوتا گیا کہ اس پیوند کی مضبوط رسی کے ذریعہ عالم تاریکی سے ایک بین روشنی کی طرف کھینچا جا رہا ہوں اور الفت و محبت قلبی نے تو ایسی ترقی کی ۔ کہ چھ سات سال سے بڑے جوش کے ساتھ یہی دلی خواہش رہی کہ کوئی صورت ایسی پیدا ہو کہ بقیہ ایام زندگی حضور کی بابرکت اور سراپا نور خیز قدموں میں گذاروں ۔ جس سے دین و دنیا کی اصلاح ہوکر حسنات دارین سے مستفیض و بہرہ مند ہوں ۔

کیونکہ جب ایسا مبارک زمانہ پایا ہے اور ایسی نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی ہے۔ تو اس کی قدر نہ کرنا اور ایسی نعمت الٰہی سے وقت پر متمتع نہ ہونا محض شومئی قسمت کا باعث ہے۔

۳۔ چونکہ دل میں بڑے ذوق کے ساتھ اس امر کی گدگدی و چاہت لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہر پہلو پر غور کرنے کے بعد دل و دماغ نے یہی مشورہ و فتوے دیا۔ کہ مرسل صادق کی مبارک قدموں ہی میں زندگی گذارنا تمہارا مقصود بالذات ہونا چاہئیے اس لئے اس غرض کے حصول کے لئے کئی بار یہاں دارالامان کے مقیم احباب و برادران کو تصدیعہ دیتا رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ نومبر سنہ ۱۹۰۱ء میں مکرمی اخویم جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک ایسی صورت پیدا بھی کر دی تھی کہ خاکسار اسی وقت مستقل طور پر یہاں آجاتا۔ مگر کچھ ناسازئی قسمت و مخالفوں کی سعی سے اس وقت کامیابی کا مونہہ دیکھنا نصیب نہ ہوا کیونکہ اس وقت مخالف آریہ افسروں نے عمداً وقت پر رخصت سے استفادہ نہ کرنے دیا۔ حالانکہ اس وقت حضور کی جانب سے بھی آنے کے لئے اجازت ہو چکی تھی۔

اس وقت عاجز کی نہایت ہی مکرم و محسن و فخر قوم جناب مخدومی مکرمی مولوی عبد الکریم صاحب نے جن الفاظ سے خاکسار کو خطاب کیا تھا وہ الفاظ اب تک عاجز کے لوح قلب پر نقش بر سنگ کی طرح منقش ہیں جو یہ ہیں۔ "تیج و برتیج دونو ہاتھ آویں۔ پھر آنے میں کیا تأمل ہے۔ اس نعمت کے لینے میں ہرگز توقف نہ چاہئیے۔"

سو واقعی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ جب ہر دو چیزیں حاصل ہو جاویں پھر اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے اول الذکر کے لئے تو مامور و مرسل الٰہی کی صحبت و خاکپائے کا شرف کافی۔ امر دوم کے لئے وجہ معاش کا ذریعہ۔ جب وہ دونوں مل جاویں۔ پھر اور کسی چیز کی کیا ضرورت ؟

۴۔ وہ پہلا موقعہ تو جاتا رہا تھا کیونکہ میرے توقف کرنے سے مکرمی مفتی صاحب کی تجویز ہو گئی۔ مگر اس کے بعد بھی دل میں یہی تڑپ لگی رہی۔ کہ کسی طرح اس ہادی و مہدی زمان کے مبارک قدموں میں رہنے کا موقعہ ملے دل خاکسار تو پہلے ہی سے آتش محبت سے شعلہ زن ہوا ہوا تھا۔ مگر اب یہاں آکر اور کچھ عرصہ یہاں رہ کر یہی دل کے ساتھ محسوس کیا ہے، کہ خصوصاً میرے جیسے مذاق کے انسان کے لئے دارالامان سے باہر رہنا تو زندگی کا عبث گذارنا ہے۔

خاکسار پہلے دو ماہ کی رخصت لے کر آیا تھا مگر دو ماہ کے گذرنے پر ہرگز دل نہ چاہا کہ وطن کو رخ کروں۔ کیونکہ وطن میں بے وطنی اور قادیان میں وطن نظر آتا ہے۔ مجبوراً تین ماہ کی اور رخصت لی۔ اس صورت میں اب چوتھا ماہ جا رہا ہے۔ اب تو دن بدن دل کی یہ حالت ہے کہ یہاں سے نکلنا ایک موت نظر آتا ہے۔ رات دن اسی دعا میں تھا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ معمولی گذارہ چل سکے۔ تو حضور کے مبارک قدموں میں رہنے کی سبیل بن جائے۔ جو اصلی مدعا ہے۔ الحمد للہ کہ ایک ایسا امر پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جس سے خاکسار کے گذارہ کی بھی پوری صورت پیدا ہو گئی ہے اور انتظام بھی مستقل ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ دفتر میگزین میں کلرک کی جگہ خالی تھی۔ وہاں میرے قدیمی مکرم و محسن جناب مخدومی مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے عاجز کے لئے ۲۵ ماہوار کی مستقل تجویز فرمائی ہے اور کل بالمواجہ پختہ وعدہ فرمایا ہے اور خود آپ ذمہ اٹھایا ہے کہ جب تک میگزین کا وجود ہے بشرط زندگی اقل درجہ ۲۵ روپیہ ماہوار تک میں تنخواہ دینے کا ذمہ وار ہوں اور اگر اس میگزین کے کام میں ترقی ہوتی گئی جو ضرور بفضلہ تعالےٰ ہوگی۔ تو اس میگزین کی ترقی کے ساتھ تمہاری بہبودی و ترقی کا خیال بھی رہے گا اصل تو وہی رازق حقیقی ہی ہر کسی کا کفیل ہے اور اپنے سچے دل و ایمان کے ساتھ اسی کی کفالت پر نظر ہے اور نابکار جیسے متوکلوں کا تو خاص اسی پر ہی بھروسہ ہے مگر مولوی صاحب موصوف نے بھی جو وعدہ فرمایا ہے اور ذمہ داری اٹھائی ہے۔ اس پر بھی خاکسار کو پوری تسلی ہو چکی ہے اول تو جس قادر مطلق کے ارادے و منشا سے اس میگزین کا پودہ لگایا گیا ہے وہ خود ہی اس کی ترقی۔ استحکام و پا بحالی کی صورت و ذرائع پیدا کرتا رہے گا اور بفضلہ تعالےٰ اس پودہ کی جڑیں پورا استحکام پکڑیں گی۔ اس میں انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہو گی اور یہ بڑی عمر پائیگا۔ بفرض محال اگر کوئی صورت دگرگوں بھی ہو تو میگزین کی عمر بالمقابل ہماری اپنی عمر کے کیا ہستی ہے۔ خاکسار خود اپنی عمر پر کیا اعتبار کر سکتا ہے یہی غنیمت ہے کہ یہ چند روزہ ایام زندگی صادق مامور کی پاک صحبت و معیت میں گذر جاویں اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت غیر متناہی حاصل ہو سکتی ہے

۵۔ یہ ۲۵ ماہوار کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں عاجز کا بخوبی گذارہ چل سکتا ہے۔ خاکسار بچپن سے بالکل سادگی سے زندگی بسر کرنے کا عادی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی صورت فراخی نکل آوے تو وہ تو اس جواد کریم کا خاص رحم ہے۔ اس کی نعمت کے لینے سے کون انکار کر سکتا ہے ورنہ ویسے تو میں معمولی قلیل سے قلیل چیز پر بھی اکتفا کر سکتا ہوں۔

خاکسار تو اس کو ایک خاص ترحم و فضل الٰہی سمجھتا ہے کہ ایک تو گذارہ کے لئے صورت نکل آئی۔ دوم پیارے امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیوض صحبت سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک عمدہ موقعہ حاصل ہوا۔ جو عین دلی منشا رہتا اور جس کے عرصہ سے درپے تھا۔

۶۔ یہ مسئلہ کہ جس نیک کام کرنے کے لئے صافی نیت و سچے دل کے ساتھ انسان کوشش کرتا ہے خواہ بظاہر وہ کیسا ہی مشکل کام ہو۔ اللہ تعالےٰ "الاعمال بالنیات" کی بنا پر اس کو اس کام میں ضرور ہی کامیابی بخشتا ہے۔ آج عاجز کو روز روشن کی طرح کھل گیا ہے۔ خاکسار کئی سال سے اس مدعا کے درپے تھا۔ مگر اب چار پانچ ماہ سے تو برابر اس مدعا کے حصول کے لئے خلوص نیت سے دعاؤں میں لگا رہا کئی دفعہ استخارہ کئے اور دعاؤں میں نوبت ہی کثرت کی۔ ان دعاؤں و استخاروں کے بعد خوابیں بھی دیکھیں۔ جن سب کا ماحصل یہی تھا کہ اس جگہ دارالامان میں رہنا مفاد دارین کے لئے ضروری ہے اور اسی میں کامیابی ہوگی۔ بلکہ بعض اوقات دعا کی حالت میں غنودگی سی آئی اور اس غنودگی میں اس فائز المرامی کا تمام نقشہ دکھلایا گیا۔ مگر باوجودیکہ معاہ سے اس قسم کی خوابیں آرہی تھیں۔ مگر پھر بھی خاکسار دعاؤں میں لگا رہا۔ ان تمام کیفیات کا تذکرہ مجملاً اپنے قدیمی عزیز بھائیوں برادرم مکرم مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔ و برادرم مخدوم مفتی محمد صادق صاحب سے کیا جو میرے ہموطن و ابتدائے بچپن کے عزیز اور ابتدائی واقف ہیں۔ ان کا بھی خاکسار کے ساتھ اتفاق رائے ہوا کیونکہ وہ ابتدا سے جانتے تھے۔ کہ خاکسار کس مذاق و مشرب کا آدمی ہے اور یہ بھی ان کو بخوبی معلوم تھا کہ عاجز کی فطرت بھی اس امر کی متقضی ہے۔ اور مناسبت رکھتی ہے کہ دارالامان میں رہے۔

پیدا۔ فقادہ خاکسار حضور کی خاص دعاؤں سے بھی استفادہ و استفاضہ کر ہی رہا تھا۔ انہی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس نعمت کے حصول کے لئے ذرائع خود بخود پیدا کر دئے اور ایک صورت گذارہ بھی نکل آئی یہ سب بطفیل دعائے آں قبلہ دارین کے اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے ورنہ یہ نابکار عاجز کس رعایت کا مستحق تھا کہ اس قدر ذمہ داری کے وعدہ بھی دئے جا رہے ہیں۔

اُس قادر مطلق سچے مربی و حقیقی محسن کے ہزار ہزار سجدات شکر بجا لاتا ہوں۔ جس نے اس خوشی کے دن دیکھنے کی امیدیں دلائی ہیں اور اسی ذات ستودہ صفات جامع کمالات پر بھروسہ ہے کہ وہ بے نیل المرام عاجز کو نہ چھوڑیگا۔

اب کل سے پختہ اُمید لگنے لگی ہے کہ رحمت الٰہی سے کچھ بعید نہیں ہے کہ عاجز جیسے ناکارہ کو بہت جلدی ہی مستقل طور پر اس نعمت سے متمتع ہونے کا موقعہ نصیب کرے۔

۷۔ جس قدر حال عرض ہوا ہے وہ صرف خاکسار کی اپنے ذاتی مفاد تک محدود تھا۔ اب دیکھتا ہوں کہ اگر خاکسار کو اس جگہ دارالامان میں رہنا نصیب ہو جاوے تو صرف یہی نہیں ہوگا کہ اس کا فائدہ خاکسار کے وجود تک ہی محدود رہے گا۔ بلکہ اس کا فائدہ خاکسار کی بڑی برادری و رشتہ داری تک بھی اگر فضل ایزدی شامل حال ہوا تو پہنچ سکیگا۔ بلکہ رفقاء احباب بھی اس سے کچھ اثر سے خالی نہ رہیں گے۔

سردست میرے بھائیوں کے لڑکے جو ۹۔ ۱۰ کے قریب ہیں میری اس جگہ رہائش کے توسل سے اس جگہ دارالامان کے سکول میں آکر داخل ہو جاویں گے اور اس جگہ تعلیم پاویں گے۔ ان کا یہاں آنا صرف میری یہاں کی رہائش سے وابستہ ہے اور میرے اور ان کے تعلق سے دیگر متعلقین کی آمد و رفت شروع ہو جائے گی جو بفضلہ تعالےٰ ان کی ہدایت و فیض یابی کا باعث ہوتی جاوے گی اور اس تعلق سے کیا عجب ہے کہ اس نواح کے اور بھی بہت سے لڑکے اس جگہ آکر تعلیم پاویں کیونکہ ابتدا میں صرف تحریک چاہیئے۔ پھر پیچھے خود بخود کام چل پڑتا ہے۔ اس وقت تک کوئی ذریعہ تحریک کا اس طرف پیدا نہیں ہوا۔ اپنی جانب سے تو کوشش ہے۔ آگے اس کوشش میں خود اللہ تعالےٰ برکت ڈالیگا۔ اس طرف کی مہر شاہی و اوہام تزویر کا اثر اسی طرح سے انشاء اللہ تعالےٰ ٹوٹیگا۔ جب تک طلباء و دیگر لوگ اس جگہ کی آمد و رفت کے ذریعہ سے تبدیلی خیالات نہ کریں اور یہاں کے روحانی خیالات سے متاثر و منور نہ ہوں تب تک مہر شاہی مزورانہ طلسمات کا زنگ ان کے زنگ آلودہ دلوں سے محو و زائل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کرے کوئی ایسی ہی سبیل پیدا ہو کہ مہر شاہی بت ان کے دلوں کے مندروں سے ٹوٹ جائے۔ آمین ثم آمین۔

۸۔ باقی رہا معاملہ ابتلاء۔ ابتلاؤں سے بچانا بھی اسی ذات مقدس کا کام ہے اور اسی سے ہر وقت دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہر مصیبت و ابتلا سے محفوظ و مامون رکھے۔

ویسے تو ابتلا کا میدان ہر جگہ وسیع ہے کسی خاص جگہ کی خصوصیت نہیں ہے۔ ہر جگہ اسی ذات جامع کمالات ہی کا تصرف ہے۔ اس کے تصرف سے کوئی جگہ خالی نہیں بلکہ مقابلۃً یہ دارالامان کی سرزمین اور جگہوں کی نسبت ابتلاؤں کی سپر ہے۔ کیا بلحاظ روحانیت ہو کیا بلحاظ جسمانیت ہو۔ روحانیت کی پیاس بجھانے کے لئے تو آب زلال حیات ابدی کا حوض کوثر موجود ہے جس کے پینے سے ابد الآباد تک پیاس نہیں لگتی۔ جسمانیت کے لحاظ سے یہاں کے تیار شدہ دل تو کچھ ایسے ابتلاؤں کی برداشت بھی کر سکتے ہیں۔ اور یہاں کے سکول معرفت کے تعلیم یافتہ روحیں ایسے ابتلاؤں سے چنداں گھبراتی نہیں ہیں۔ ورنہ کسی دیگر جگہ کے جیفۃ الدنیا کے طالب کو تو اگر ذرا سا بھی ابتلا آجائے۔ تو اس کو اپنے وجود تک ہوش نہیں رہتی۔ دور کیوں جائیں۔ خود ہمارا اپنا واقعہ سال ۱۸۹۷ء کا حضور کو بخوبی یاد ہوگا کہ میرے چھوٹے بھائی پر ایک مقدمہ ... ... بن گیا تھا جس کے واسطے حضور کی خدمت میں بھی دعا کے لئے بہت کچھ عرض کیا تھا۔ اور بطفیل دعائے آں حضرت بفضلہ الاعم انجام کار بریت و مخلصی تو ہو گئی تھی۔ مگر سال بھر کی مقدمہ بازی سے جس قدر تکلیف اٹھائی تھی اور جس قدر خرچ کی زیر باری ہوئی تھی وہ حاجت بیان نہیں۔ اڑھائی ہزار روپیہ سے بڑھ کر خرچ مقدمہ ہو گیا تھا۔

وہاں شاہ پور میں خاکسار کی موجودہ حالت بھی کچھ ابتلاء سے کم نہیں ہے۔ جو ... ... افسر ہے۔ بوجہ عناد مذہبی کے سخت مخالف ہے۔ خود ... بھی اُس کے ورغلانے سے ایسی کوشش میں ہیں کہ اگر موقعہ لگے تو نہ صرف موقوفی تک اکتفا کریں بلکہ اس سے بڑھ کر نقصان پہنچا دیں۔ معمولی بجا آوری فرائض الٰہی تک میں سخت تنگی کرتے ہیں۔ چنانچہ مکرمی اخویم مرزا خدا بخش صاحب و جناب حافظ محمد اسحاق صاحب سب اور سپر خود یہ تمام حال مشاہدہ کر کے آئے ہیں۔

عالی ہذا القیاس ایسے سینکڑوں دینی ابتلا ہیں۔ جو دنیوی اشغال کی حالت میں انسان کو ان میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ رکھے۔ یہاں دارالامان میں تو اللہ تعالےٰ کا ہر طرح سے فضل ہے۔ کہاں دارالامان کی رحمت خیز سرزمین اور کہاں جیفۃ الدنیا کا دیگر زاویہ بوم عالم۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

۹۔ جملہ حالات کو بہ ہیئت مجموعی زیر نظر لانے کے بعد خاکسار کے دل میں تو ایک ایسا جوش پیدا ہوا ہوا ہے کہ

مرنا قبول مگر دارالامان کی سرزمین سے قدم باہر رکھنا محال۔ بلکہ ایک قیامت سے کم نہیں۔

اگرچہ پہلے حضور کی ایک دفعہ اجازت ہو چکی ہوئی ہے کہ خاکسار اس جگہ آجاوے اور اسی مطابق ... تھا اب یہ دوسرا موقعہ پیش آیا ہے۔ مگر موجودہ موقعہ کے لئے بھی حضور کی منظوری ضروری خیال کر کے مؤدبانہ خواستگار اجازت ہوں۔ اور ساتھ ہی ملتجی دعا بھی کہ اللہ تعالےٰ اس رہائش میں برکت ڈالے اور جن اغراض کی بنا پر یہ سعی کار خیر کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ثمرات حسنہ سے اس احقر کمترین خادم حضور کو بہرہ مند فرماویں۔ کیا ہی خوش قسمتی کی وہ گھڑی ہوگی۔ جس لمحہ میں اس دہن مبارک سے حکم اجازت نفاذ پاکر اس خادم کی روح و روان کی تر و تازگی و شادابی کا باعث ہوگا۔ اور اس نیم مردہ جسم و جان میں از سر نو روح حیات پھونکی جاوے گی۔ کیونکہ اس حکم اجازت پر ہی نابکار کی آئندہ قسمت کا فیصلہ ہے اور یہ حکم اب ایسے اجلاس سے صادر ہونا ہے جس کے آگے کوئی اپیل ہی نہیں

حُسن اتفاق سے آج روز جمعہ آگیا ہے۔ اس واسطے یہ بھی ایک فال سعید خیال کر کے اس عریضہ نیاز کے ذریعہ علی الصباح ہی شرف باریابی حاصل کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ چونکہ تقسیم برکات کا دن اور اعلی انعم الٰہی کے عطا ہونے کی گھڑی ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ اس سخاوت مجسم در سے خاکسار کی یہ مؤدبانہ گذارش خالی از قبولیت نہ جاوے گی۔ والسلام

جواب باصواب کا منتظر حضور کا کمترین خادم
احقر العباد اللہ داد عفی اللہ عنہ احمدی کلرک شاہ پور حال قادیان

معروضہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء

مذکورہ بالا خط کا جواب

از جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا خط اول سے آخر تک تمام پڑھ لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری نوکری جو پچاس ؎۵۰ روپے آپ کو ملتے ہیں ایک ظاہر بین شخص کی نظر میں اس کو چھوڑنا اور ؎۲۵ روپیہ پر جو وہ بھی ابھی ایک ظنی بات ہے قناعت کرنا دنیوی مصلحت کے برخلاف ہے۔ لیکن آپ جیسا آدمی جو استقامت اور اخلاص اور توکل علی اللہ کا ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس کے لئے درحقیقت ان خیالات سفلیہ کی پیروی کرنا ضروری نہیں۔ یہ سچ ہے کہ عمر ناپائیدار اور اس جگہ کی صحبت از بس غنیمت ہے اور بہرحال خدا تعالیٰ رزاق ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر یہ فرض کر لیں۔ کہ کسی دن میگزین کا سلسلہ بند ہو جائیگا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل کا سلسلہ بند نہیں ہو سکتا۔ ؎

گر از راہ حکمت ببندد درے
کشاید بفضل و کرم دیگرے

سو آپ کے صدق و ثبات پر نظر کر کے میری رائے یہی ہے۔ کہ آپ توکلاً علی اللہ اس نوکری کو لعنت بھیجیں اور یہی صحبت کو غنیمت سمجھیں اور بالفعل ؎۲۵ روپیہ پر قناعت کریں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد۔ ۱۲ر دسمبر ۱۹۰۵ء

ڈاکٹر عبد الحکیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"انی مھین من اراد اھانتک"

اس میں شک نہیں کہ خدا تعالیٰ کے جو وعدے ہیں اور اسکی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ وہ شخص بڑا ہی نامنصف اور جاہل ہے جو اس بات پر ایمان نہیں رکھتا۔ کتب مذہبی کو چھوڑ کر صرف تاریخ کا مطالعہ کیا جاوے۔ تو صاف پتہ ملتا ہے کہ سرکش مخالفوں نے انبیاء اور ماموروں پر کبھی فتح نہیں پائی بلکہ ہمیشہ نامراد اور ذلیل ہوئے ہیں۔ ہاں وہ لوگ جو دیدہ و دانستہ تکذیب نہیں کرتے اور بعض صداقتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہرگز سخت معاملہ نہیں کرتا۔ مگر وے لوگ اس امر سے بالکل بری بھی نہیں اگر کوئی صداقت سمجھ میں نہ آوے تو اس کا سمجھنا انسان کا لازمی فرض ہے۔ آہستہ آہستہ عقلی اور دماغی قوتیں ترقی کر کے درجہ کمال کو پہنچتی ہیں ہر شخص کو حقائق اور معارف کی تلاش میں اور جستجو میں اپنی عقل سے کام لینے کا اور اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر نیک دعا کرنے کا اختیار ہے جو شخص اپنی عقل سے کام نہیں لیگا یا دعا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہوگا۔ کہ وہ عرفانیت سے محروم کیا جاویگا

تھوڑے عرصہ سے ڈاکٹر عبد الحکیم خاں نے حضرت اقدس کی نسبت نہایت ناپاک خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اب ہم دیکھنا یہ چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے محققانہ رنگ میں مخالفت کی ہے یا نفس امارہ کی ان کے خیالات میں ملونی ہے۔ میرے نزدیک جو شخص یا مخالفین خدا تعالیٰ کے لئے کی جاویں۔ وہ نہایت ہی مبارک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک مقام پر خوب مولوی حکیم نور الدین صاحب کو نمونہ اسلام کے لقب سے پکارا ہے۔ اور اس سے ثابت کرنے حاصل کرنیکا فقرہ ہے اس اقرار سے ڈاکٹر صاحب کی معلوم نہیں کیا مراد ہے آیا مولوی صاحب کی ظاہری صورت نمونہ اسلام ہے یا ان کی باطنی اور ظاہری ہر دو حالت۔ حضرت نور الدین صاحب سے ڈاکٹر صاحب کا عرصہ تک روحانی اور جسمانی تعلق رہا ہے۔ پس ایسی حالت میں ڈاکٹر صاحب کا فقرہ نمونہ اسلام صرف ظاہر پر ہرگز چسپاں نہیں ہوتا اب میں ڈاکٹر صاحب سے عجز کے رنگ میں دریافت کرتا ہوں کہ جو نمونہ اسلام حقیقی طور سے ہوتا ہے کیا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقدس کلام میں فرماتا ہے کہ شیطان کا متقیوں پر تسلط نہ ہوگا چہ جائیکہ ایسے شخص بے ریا اور فرشتہ سیرت کو جو فی الواقع نمونہ اسلام ہے پچیس سال تک ضلالت پر قائم رکھے اگر درحقیقت آپ کے نزدیک مولوی صاحب نمونہ اسلام ہیں تو یہ عجیب منطق ہے کہ مرزا صاحب کے مرید ہو کر مولوی صاحب کو نمونہ اسلام قرار دیا جاوے اور مرزا صاحب کو دجال۔ سب سے بڑھ کر آپ کا وہ ارشاد قابل غور ہے کہ اگر مرزا صاحب توبہ کریں تو میں دوبارہ بیعت کر لونگا تاریخ کی ورق گردانی سے مجھے تو کوئی ایسا قانون نہیں ملا۔ کہ کوئی امام بر حق سے توبہ کرا کر مرید داخل بیعت ہوا ہو۔ یہ سعادتمندی آپ کے حصہ کے لئے خاص مخصوص تھی کیوں کہ یہ طریقہ آپ کا انسانی عقول سے کچھ بالاتر معلوم ہوتا ہے۔

آپ نے جو حضرت صاحب کو دجال ثابت کرنا چاہا ہے۔ آپ نے بڑا ظلم کیا ہے آپکی اس کارروائی سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے نفس امارہ کے زیر تابع ہو کر سخت ٹھوکر کھائی ہے اور آپکی ٹھوکر کی یہ دین قسم کی معلوم ہوتی ہے جس سے آپ کا روحانی طور سے جانبر ہونا بالکل مشکل نظر آتا ہے مگر ہاں جب اللہ تعالیٰ کی رحمت گھیر لے اگر درحقیقت دجالوں سے حمایت اسلام اس درجہ کی ہوتی جائز ہے اور ان کا یہی منصب ہے تو اسلام کو ایسے بہت سے دجالوں کی ضرورت ہے میں ایک لحمہ کے لئے ماننے کو تیار نہیں کہ ایسے جھوٹے شخص کو جو اللہ کی طرف سے مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرے اور وہ درحقیقت مسیح موعود نہ ہو اللہ تعالیٰ پچیس سال تک بلا سزا کے چھوڑ دے اور نیز اس کو توفیق حمایت اسلام کی اس درجہ عطا فرما دے کہ فریق مخالف بالکل عاجز ثابت ہو اگر دجالوں سے اس شان سے حمایت اسلام کا ہونا اور روزمرہ افتراء کرنے پر سزا کا نہ ملنا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک روا ہے تو انبیاء میں اور دجالوں میں ڈاکٹر صاحب کوئی معیار نہیں قائم کر سکتے ڈاکٹر صاحب ذرا غور فرماویں کہ مسیح موعود ڈاکٹر کیا کام کریگا اور اس کا کیا منصب ہوگا ہاں اس امر سے مجھکو اختلاف ہے جو میرے بعض مکرم بھائیوں نے آپکے خیالات کو سنکر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب حقیقی طور سے ایک منٹ کے واسطے بھی مرزا صاحب کا مرید ہوا ہی نہیں حقیقی طور سے مراد ان کی اگر خدا کا علم ہے تو میں اپنے بھائیوں کا مؤید ہوں اگر خدا کا علم مراد نہیں بلکہ انسانی سمجھ اور علم کی رو سے تصفیہ کیا ہے تو یہ امر مشاہدہ کے بالکل منافی ہے۔ اس بات کو مخالف یا موافق بغیر تسلیم کئے نہیں رہ سکتا۔ بشرطیکہ حق پر قدم مارنیوالا اور انصاف پسند ہو کہ وہ حضرت اقدس کے مخلص مریدوں میں بلحاظ انسانی علم کے شامل تھا اس کو مرتد ہونے سے قبل سال دو سال ہرگز مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں شبہ نہ تھا اگر شبہ کا ہونا تسلیم کر لیا جاوے تو جو کچھ اس نے مختلف رسالوں مضمونوں یا کتابوں میں حضرت اقدس کی تائید کی ہے وہ ایک منافقانہ کارروائی ٹھہرتی ہے مگر ہر ایک فعل کی ایک شان ہوتی ہے اور ہر ایک شان سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس قدر تائید کرنی ہرگز اس امر کی مقتضی نہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کے علم میں یا حضرت اقدس کے علم میں مخلص مرید نہ تھا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ شیطانی قوت باریک سے باریک راستہ سے گھس جاتی ہے اسکو گھسنے کی جگہ ملنی چاہیئے اگر کوئی شخص صدق دل سے حضرت صاحب سے محبت اور اخلاص رکھتا ہے مگر وہ اپنے عیوب باریک اور موٹوں پر غور نہیں رکھتا تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ ایک دن مقدس لوگوں سے مقابلہ کریگا اور صداقت ثابت شدہ کو چھوڑ کر نفسانی پیروی پر اتر آنا ایسے آدمی سے ذرا بھی بعید نہ ہوگا۔ مثلاً کسی شخص کی طبیعت میں تکبر نے غلبہ کیا ہوا ہے یقیناً اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ تکبر کی راہ سے ہلاک ہوگا اب دیکھنا ہم نے یہ ہے کہ عبد الحکیم ڈاکٹر کیلئے کونسے اسباب ہیں جن سے وہ مرتد ہوا ہے ہم ان مریدین پر بھی جنہوں نے رسول اکرم کے زمانہ

بدرِ خواتین

(لوگوں کا مال کھاتے ہیں)

ڈاکٹر عبد الحکیم جھوٹا الزام لگاتے ہیں کہ ہمارے حضرت جی براہین احمدیہ و سراج منیر کا روپیہ کھا گئے چندے وغیرہ کا حساب نہیں دیتے۔ کیا یہ اعتراض نیک نیتی سے ہے ہرگز نہیں اوّل جنھوں نے ان کتابوں کا پیشگی روپیہ دیا ان کیطرف سے کبھی مطالبہ نہیں ہوا۔ بس مدعی سست گواہ چست۔ دوم۔ ایسے الزام او سچے پیغمبروں پر بھی لگائے جاتے ہیں۔ جنھیں معترض سچا مانتا ہے۔ مثلاً حضرت موسےٰ پر اعتراض ہے کہ فرعونیوں کا زیور عید کے لئے لیا پھر واپس نہ دیا۔ سوم۔ اس کا جواب حضرت اقدس علیہ السلام نے خود دیا تھا اور بذریعہ اشتہار شائع کیا تھا۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے "اس توقف کو بطور اعتراض پیش کرنا محض لغو ہے۔ قرآن کریم بھی باوجود کلام الٰہی ہونے کے تیئس ۲۳ برس میں نازل ہوا۔ پھر اگر خدا تعالےٰ کی حکمت نے بعض مصالح کی غرض سے براہین کی تکمیل میں توقف ڈالدی۔ تو اس میں کونسا حرج تھا اور اگر یہ خیال ہے کہ بطور پیشگی خریداروں سے روپیہ لیا گیا تھا تو ایسا خیال کرنا بھی حمق اور ناواقفی کے باعث ہوگا کیونکہ اکثر براہین احمدیہ کا حصہ مفت تقسیم کیا گیا ہے اور بعض سے پانچروپیہ اور بعض سے آٹھ آنہ تک قیمت لی گئی ہے۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہیں جن سے دس لئے گئے ہوں اور جن سے پچیس ۲۵ روپے لئے گئے ہوں وہ تو صرف چندہی انسان ہیں۔ پھر باوجود اس قیمت کے جو ان حصص براہین احمدیہ کے مقابل پر جو منطبع ہوکر خریداروں کو دئے گئے۔ کچھ بہت نہیں بلکہ عین موزوں ہے اعتراض کرنا سراسر کمینگی اور سفاہت ہے۔ لیکن پھر بھی ہم نے بعض جاہلوں کے ناحق کے شور و غوغا کا خیال کر کے دو مرتبہ اشتہار دیدیا کہ جو شخص براہین احمدیہ کی قیمت واپس لیناچاہے وہ ہماری کتابیں ہمارے حوالے کرے اور اپنی قیمت لے لے چنانچہ وہ تمام لوگ جو اس قسم کی جہالت اپنے اندر رکھتے تھے انہوں نے کتابیں واپس کردیں اور قیمت لے لی اور بعض نے کتابوں کو بہت خراب کر کے بھیجا مگر ہم نے قیمت دیدی اور کئی دفعہ ہم لکھ چکے ہیں کہ ہم ایسے کمینہ طبعوں کی نازبرداری کرنا نہیں چاہتے اور ہر ایک وقت قیمت واپس دینے پر طیار ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ ایسے دنی الطبع لوگوں سے خدا تعالےٰ نے ہم کو فراغت بخشی" باوجود اس جواب کے پڑھنے کے پھر بھی کوئی اعتراض کرتا جاوے تو ثابت ہو جائے گا کہ وہ بدنیتی سے اعتراض کرتا ہے۔ حق کی طلب نہیں رکھتا۔ جب اشتہار بھی دیدیا کہ جس نے روپے واپس لینے ہوں دے لے۔ تو پھر یہ کہنا کہ روپیہ کھا گئے سخت بیحیائی ہے۔ باقی رہا چندے کا حساب نہ دینا یہ بھی جھوٹ ہے اول اس لئے کہ چندے کے کئی فنڈ ہیں۔ مدرسہ کے لئے جو روپیہ بھیجا جاتا ہے اس کا حساب جناب امین مدرسہ کے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی میگزین کے چندے کا اس کے مینجر صاحب کے پاس۔ جو خاص نذرانہ حضور کا ہے وہ خانگی معاملہ ہے۔ اس کے حساب کی ضرورۃ ہی نہیں ہے۔

بھلا فرمایئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو چندہ آتا تھا۔ اس کا حساب کون رکھتا تھا۔

راقمہ۔ احمدی خاتون گو لیکے گجرات

بلاد اسلامی

کیشن حد بندی مصر و ٹرکی طورسینا کی حد بندی کرنیوالی کیشن قریب تر اپنے کام ختم کر کے بہت جلد اپنے اپنے مقاموں کو واپس آئیگی اور موقع سے روانہ ہونے کے پہلے اپنا فیصلہ نافذ کرے گی۔ (المؤید)

حلب ریلوے ملک شام کی تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ حماہ سے حلب تک ریلوے لین بالکل تیار ہوگئی ہے۔ اور آیندہ ماہ اگست کے آخر میں اس کا افتتاح بھی ہوگا۔ (المؤید)

گرمی بسر کرنے کا نیا مقام ترکی مقبوضات میں جزیرہ روڈس کی آب و ہوا بہت اچھی ہے اور اس سال اکثر مصر کے متمول باشندے وہاں گرمی کا موسم بسر کرنے کے لئے گئے ہیں جس سے توقع ہے کہ یہاں کی رونق ترقی پا جائیگی (المؤید)

جلالتمآب سلطان المعظم نے مختلف ممالک سے آنے والے غریب حاجیوں کے واسطے مکہ مکرمہ میں ایک مکان اور ایک شفاخانہ بنوانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ شفاخانہ میں تین سو پلنگوں کی گنجائش رکھی جائے گی (المؤید)

یمن۔ میں کچھ ترکی سپاہ کو باغی ہو جانے کی خبر کی سرکاری طور پر بھی تردید شائع ہوگئی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصہ شد ائطبیعت۔ دین کو دنیا پر مقدم کرونگا

میاں مولا بخش صاحب ولد میاں میر الدین صاحب ساکن مدھ رانجھا ضلع شاہپور

میاں خدا بخش صاحب ولد اللہ دتا صاحب ساکن ادرسمہ ڈاکخانہ بہاڑہ

میاں غلام قادر صاحب ولد میاں الٰہی بخش صاحب ساکن گجو چک ڈاکخانہ سکلاے ضلع سیالکوٹ

میاں عالم شیر ولد بلول ساکن نلی ڈاکخانہ کٹھ ضلع شاہپور

میاں احمد دین صاحب ولد سردار صاحب سکنہ جیو ونمل ضلع گجرات

سید عبد اللہ صاحب ولد میر محی الدین صاحب سکنہ اٹیکلاں ضلع امرتسر

سید بدر الدین صاحب ساکن کریام ضلع جالندہر

میاں عبد السبحان صاحب ولد سامن ساکن سیکھواں ضلع گورداسپور

میاں حشمت علی صاحب ساکن بھیر دیہی ضلع گورداسپور

میاں رحیم بخش صاحب ولد محمد وارث صاحب ساکن کلاس والہ تحصیل پسرور

میاں غلام حیدر صاحب ولد " " " "

میاں عبد اللہ ولد میاں حاجی صاحب۔ ساکن اللے دی پنڈی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

میاں شاہ محمد صاحب ولد میاں محمد یار صاحب سکنہ پٹھالہ۔ تھانہ ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔

میاں برکت اللہ صاحب ولد میاں محمد حسین صاحب سکنہ کوٹلی پٹھہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں۔ ضلع سیالکوٹ

نتھے خان صاحب ولد امیر بخش صاحب لاہور

بہاؤ الدین صاحب۔ چھوڑ۔ ضلع سیالکوٹ

محمد عبد الحفیظ صاحب۔ از کرنال

شاہ دین صاحب موضع ذاتہ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ

امام الدین صاحب۔ دہیرکے کلاں ضلع گوجرات

عمر بی بی " " " "

زوجہ محمد بخش صاحب۔ دوالیال ضلع جہلم

برکت اللہ صاحب۔ قصبہ بسی۔ ریاست۔ پٹیالہ

کالو خاں ولد میر خاں صاحب۔ قصبہ اچھی وارڈ تحصیل سمرالہ

باوا دیوی چند صاحب سٹرہ تحصیل گڑھ شنکر

خیر الدین ولد سراج الدین صاحب۔ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

محمد علی صاحب بمقام چک ۳۲ نمبر ۔ ضلع لائلپور

نور محمد صاحب " " "

عبد اللہ صاحب " " "

فاطمہ بی بی " " " "

پچھلے ہفتہ ... کے کیس ۵۸ ہا ہے اور فوتیاں
کی کل تعداد ۲
پنجاب میں ... سے ۱۴۸ فوتیاں ۔ صوبجات
متحدہ میں ۱۶ ... نہیں ۔
مشن سکول گجرات ... چر برکت رام بی ۔ اے نے
راولپنڈی میں دین عیسوی ... کیا ۔
علی گڈھ کالج میں عربک ... پروفیسر کے عہدے پر مشرقی
علوم کے مشہور ماہر ایک ... فرنگی مقرر کئے گئے ۔ وہ
جرمنی کی گاٹسن یونی ورسٹی ... کے پروفیسر شوالی صاحب
ہیں یہ عہدہ لازم طور پر پُر کیا گیا ہے اور اس کے لئے
لوکل گورنمنٹ کی طرف سے تنخواہ کی مزید مدد دی جاویگی
وہ یہ شرط تھی کہ کوئی مستند فرنگی عالم مقررہ کیا جاوے ۔ جو
عربی زبان کی تعلیم سائینس کے مطابق دے سکتا ہو ۔

ہندہ کے موضع بونہ میں آتش زدگی سے ۱۵۰ دکانیں
راکھ ہوگئیں ۔

ریلوے سٹیشن ملتان پر ایک دیسی گارڈ مع لڑکی کے احاطہ
سے گذرتا تھا ۔ انجن میں کچل کر مر گیا ۔

کثیر بارشوں کے سبب اہل شملہ چیخ اٹھے ۔ ریلوے کی سڑک بند
سڑک تانگہ محفوظ ہے ۔

بمبئی کے امتحان پلیڈران میں ۱۷۱ سے صرف ستائیس
پاس ہوئے ۔

کوئٹہ میں بدمست فرنگی کو اندھا دھند فائر کرنے کے
لئے ۵۰ روپے جرمانہ ہوا اس کے نوکر کو ۲۵
مسٹر ایل بی وارڈ صاحب صوبجات متحدہ کے
اکونٹنٹ جنرل کے عہدے پر تبدیل کئے گئے
بمبئی شہر میں ہیضہ کا زور بڑھ گیا ۔ دودھ
و خوراک کی آمیزش ہی اس کا باعث پایا ۔

برما میں سلسلہ تاربند

عظیم بارشوں نے سلسلہ تار برما کا برہم کر دیا ہے کوئی پیغام تار محکمہ ٹیلیگراف اپنے ذمہ پر نہیں بھیجتا ۔ نہ وہ ہندوستان کے کسی اسٹیشن سے مکتوب الیہ کو پہنچانے کا ذمہ دار ہے اور نہ فرلینڈ کو جواب دہی کا + تار مدراس ۔ کلکتہ ۔ اور آسام کی طرف سے جانا ناممکن ہے ۔ کیوں کہ کوئی بھی جگہ ایسی نہیں جس طرف سے پیغام پہنچ سکے ایسے موقعوں پر بے تلکے کی برقی پیغام کا سلسلہ نہایت مفید تصور کیا جاتا ہے ۔ دیکھیں یہ سلسلہ کب تک قائم ہو کر درست ہوتا ہے ۔ مانعت صرف ڈلیفارڈ

پیغام کی ہے ۔

چین میں قحط

جاپان میں ابھی تک قحط نے سر اٹھانے نہیں دیا تھا کہ چین سے بھی منحوس خبریں آنے لگیں ہر روز دنگے فساد ہو رہے ہیں چاول کی بوریاں دن دہاڑے چونکیداروں کو مار مار کر لوٹے جاتے ہیں اور پولیس کی کچھ پیش نہیں چلتی ۔ ابھی تک فغفور کی طرف سے کوئی انتظام نہیں کیا گیا ۔ آئندہ فصلوں کی حالت بھی خراب ہو رہی ہے دیہات تباہ اور برباد ہو رہے ہیں ۔ شہر لٹ رہے ہیں ۔ عنقریب سرکار قحط زدگان کے واسطے انتظام کرنے والی ہے ۔

حیدرآباد دکن کے ایک با اثر مسلمان ملا عبدالقیوم نے حجاز ریلوے کے لئے چندہ جمع کرنے میں سب سے بڑھ کر کامیابی حاصل کی ۔ یعنی سب سے زیادہ رقم فراہم کر کے روانہ کی ہے + اب آپ نے ایک اور مفید کام کا بیڑا اٹھایا ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے دس لاکھ روپیہ بہم پہنچائیں اور اس رقم کے مستقل سود سے لائق اور ہونہار مسلمان نوجوانوں کے لئے جاپان اور امریکہ میں تعلیم کی تکمیل کے لئے وظائف بہم پہنچائیں

شملہ میں بہاری بارشوں سے بہت نقصان کی خبر آئی ہے ۔ ۲۴ گھنٹہ تک لگاتار برستا رہا ۔ اس زور شور کی بارش سے شملہ میں بہت جگہ ٹیلے آپڑے ہیں کئی مکانات پُر خطر اور غیر مامون قرار دئے گئے ہیں جائداد کا بہت نقصان خیال کیا جاتا ہے ۔ ٹیلیگراف اور ٹیلیفون کی تاریں بھی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہیں ۔ شملہ کالکا سڑک کا سلسلہ تار بند کٹ گیا ہے اس باعث کچھ خبر دوبارہ حالت سڑک ریلوے کی معلوم نہیں ہو سکی ہے ۔ عام خیال ہے کہ اس سڑک پر بھی بہت سے ٹیلے پھسل کر آپڑے ہیں اس باعث آمد و رفت کچھ ملتوی رکھنی پڑی ہے ۔ جمعے کے روز علی الصباح ایک ٹونگہ کالکا میں پہنچا ۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ سڑک ہنوز محفوظ و مامون ہے ۔

مقدونیہ کے مشکلات

سر ایڈورڈ گرے نے ہوس آف کامنز میں اس امر پر زور دیا کہ مقدونیہ کے معاملات میں دول کا اتحاد ضروری ہے یہ غلط ہے کہ وہاں کوئی ترقی نہیں ہوتی ۔

ایران میں فساد

نیا ایرانی وزیر اعظم پولٹیکل اور مالی اصلاحات پر غور کر رہے ہے ۔

معاملات روس

۳ ۔ اگست کرانسٹیڈ کی باغی سپاہ میں ۴۰۰ سفری مینا اور ۲۵۰۰ ملاح تھے ۔ اول الذکر نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا پھر یکایک قلعہ کانسٹین ٹائن کے سوئے ہوئے توپخانہ کے سپاہیوں پر حملہ کیا اور افسروں کو گرفتار کر لیا مگر گولہ اندازی کرنے سے انکار کیا اور اس طرح باغیوں کو سخت شکست برداشت کرنی پڑی ۔ حکام قلعہ کے پاس وفادار سپاہ کافی سے زیادہ تھی

فرانس و ٹرکی

فرانس نے ٹریپولی کی سرحد پر تخلستان سینٹ جانٹ کے ترکی قبضہ کے خلاف سخت اعتراض کیا ہے باب عالی نے اپنے جواب میں کہا کہ سینٹ جانٹ ٹریپولی کا اصلی جزو ہے اس لئے اس پر ہمارا قبضہ جائز ہے ۔

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین ۔ یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے ۔ اڑھائی گھنٹہ ۲۰ سیر پختہ پس جاتا ہے وزن تخمیناً ۱۰ من ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے ۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ ۱۰ اور دوم مبلغ ۸ مبلغ ۵ بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے ۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین ٹبال ضلع گوجرانوالہ

بدر پریس قادیان میں معراج الدین عمر کے لئے چھپا گیا